

اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

نورِ ازل



حضرت خواجہ مخدوم نور الدین نور سحر

آستانہ عالیہ مشتیہ فریدیہ قطامیہ نوریہ فیصل آباد

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	اللہ کا نائب	1
2	انسان کو سجدہ	2
3	انسان کو دونوں ہاتھوں سے بنایا / ذرے ذرے میں اللہ کا نور	3
4	کتاب مکنون / رسول خدا کا بولنا خدا کا بولنا	4
5	قرآن نفس کی قسم کھاتا ہے / رسول اللہ ﷺ کا عمل اللہ کا عمل / اللہ کا ہاتھ	5
6	بیعت کرنے والوں سے اللہ کا خوش ہونا / عقدہ / والدہ کو وحی	6
7	اللہ کا چہرہ / پنڈلی کھولنا / ظلم نے کیے جائیں گے ایک دھاگے کے برابر بھی	7
8	درمیانی نماز کی حفاظت / ہر چیز خدا کو سجدہ کر رہی ہے	8
9	کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہے / نگاہیں اُس کا احاطہ نہیں کر سکتیں	8
10	پڑھ اپنی کتاب	8
11	اور انہوں نے کہا کہ یہ کیسا رسول ہے؟ / اللہ نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا	9
12	جب انسان قابل ذکر شے نہ تھا	9
13	محبوب چیز خدا کے راستے میں قربان کرو / مردہ کو کیسے زندہ کرتا ہے	10
14	اللہ کی امانت / رسول خدا کو اکیلا چھوڑ جاتے ہیں	10
15	اے لوگو! اللہ تمہیں محبوب بنا لے گا / نور اور کتاب مبین	11
16	کتاب مبین میں موجود ہے / اے محبوب یہ آپ کا چہرہ دیکھنے آتے ہیں	11

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
17	اُم الکتاب اور متشابہات / اپنے نفس کو بھول جاتے ہو	12
18	اللہ نے بھلا دیا انہیں خود انکے نفس / انہوں نے ظلم کیا اپنے نفس پر	12
19	آدمی اور اُس کے دل کے درمیان اللہ حائل ہے / بیشک میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے	13
20	یوسفؑ کو سجدہ / اللہ کا رنگ	13
21	دکھائیں گے ہم انہیں اپنی آیات	14
22	زمین اور آسمان جو کچھ اس میں ہے چھ دن میں بنایا / دیدارِ الہی سے انکار	14
23	اللہ سے ملنے کو جھٹلایا / شرگ سے قریب / نفس میں موجود	14
24	اللہ تمہارے ساتھ ہے اللہ کا چہرہ	15
25	پیدا کیا انسان کو بندگی کیلئے مندرجہ ذیل آیات میں دیکھیں	15
26	ارشادات	16
27	حمد	18
28	اللہ نور السموات والارض	20
29	حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین حسن چشتی سنہری اجمیری سرکار	25
30	کلمہ کی حقیقت	34
31	نماز کی حقیقت	41
32	روزہ کی حقیقت	45

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
33	زکوٰۃ کی حقیقت	50
34	حج کی حقیقت	52
35	مقام غور	60
36	بے نشان کی تلاش مرتبہ احدیت میں	68
37	مطلوب کی تلاش مرتبہ وحدت میں	68
38	محبوب کی جستجو مرتبہ واحدیت میں	70
39	شجرہ شریف چشتیہ فریدیہ نظامیہ نوریہ	78
40	شجرہ شریف نقشبندیہ مجددیہ یوسفیہ غفوریہ	81
41	شجرہ شریف قادریہ نوشاہیہ سچاریہ قلندریہ	84
42	(منظوم) شجرہ شریف چشتیہ فریدیہ نظامیہ نوریہ	87
43	اعمالِ خواجگان	91

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ
وَعَلَى الْاِكْ وَاصْحَابِكَ يَا مَحْبُوْبَ اللّٰهِ

﴿اللہ کا نائب﴾



اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں انہوں نے کہا کیا تو اس میں بنائے گا جو اس میں فساد کریگا؟ اور خون بہائے گا اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تجھ کو بے عیب کہتے ہیں اور تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں اس نے کہا میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اور اس نے آدم کو سب اسم سکھائے پھر انہیں فرشتوں کے سامنے کیا اور فرشتوں سے کہا مجھ کو ان کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو انہوں نے کہا تو پاک ہے ہمیں کوئی علم نہیں مگر جو تو نے ہمیں سکھا دیا بیشک تو ہی جاننے والا حکمت والا ہے رب نے فرمایا اے آدم انہیں ان کے نام بتلا دے سو جب اس نے ان کے نام بتلائے سو اس نے فرمایا کیا میں نہیں کہتا تھا؟ کہ میں جانتا ہوں چھپی ہوئی باتیں آسمانوں اور زمین کی اور میں جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اور جب فرشتوں سے کہا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوائے انہوں نے سجدہ کیا ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا اور رب نے کہا اے آدم تم رہو اور تمہاری بیوی جنت میں اور تم دونوں اس میں سے کھاؤ جہاں سے چاہو اطمینان سے اور نہ قریب جانا اس درخت کے ورنہ تم ہو جاؤ گے ظالموں میں سے پھر شیطان نے ان دونوں کو پھسلا یا انہیں نکلوا دیا اس جگہ سے جہاں وہ تھے اور کہا رب نے تم اتر جاؤ تمہارے بعض بعض کے دشمن ہیں اور تمہارے لیے زمین میں ٹھکانہ ہے اور ایک وقت تک سامان زندگی ہے

انسان کو سجدہ

اور تحقیق ہم نے انسان کو پیدا کیا کھنکھاتے ہوئے سیاہ سڑے ہوئے گارے سے اور جنوں کو اس سے پہلے ہم نے بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا۔ اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا بے شک میں انسان کو بنانے والا ہوں ایک کھنکھاتے ہوئے سیاہ سڑے ہوئے گارے سے پھر جب میں اسے درست کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کیلئے سجدہ میں گر پڑو۔ پس سجدہ کیا فرشتوں نے ابلیس کے سوا۔ اس نے انکار کیا کہ وہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ نہ ہوا۔ اس نے کہا کہ میں وہ نہیں ہوں کہ سجدہ کروں انسان کو تو نے اس کو کھنکھاتے ہوئے سیاہ سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا۔ اللہ نے فرمایا پس تو یہاں سے نکل جا بے شک تو مردود ہے اور بے شک تجھ پر یوم الدین تک لعنت ہے۔ اس نے کہا میرے رب مجھے اس دن تک مہلت دے جس دن اٹھائے جائیں گے اللہ نے فرمایا بے شک تو مہلت دیئے جانے والوں میں سے ہے، وقت معلوم کے دن تک۔ اس نے کہا اے میرے رب جیسا کہ تو نے مجھے گمراہ کیا تو میں ضرور ان کے لیے گناہ کو زمین میں آراستہ کروں گا اور میں ضرور ان سب کو گمراہ کروں گا۔ سوائے ان میں سے جو تیرے مخلص بندے ہیں اللہ نے فرمایا یہ راستہ سیدھا مجھ تک آتا ہے بے شک وہ میرے بندے ہیں ان پر تیرا کوئی زور نہیں۔ مگر گمراہوں میں سے جس نے تیری پیروی کی۔ اور بے شک ان سب کے لیے جہنم وعدہ گاہ ہے۔ جس کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے کے لیے ان کا حصہ تقسیم شدہ ہے۔

﴿انسان کو دونوں ہاتھوں سے بنایا﴾

جب تمہارے رب نے کہا فرشتوں سے کہ میں مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں پھر جب میں اسے درست کر دوں اور اس میں اپنی روح سے پھونک دوں تو تم گر پڑو اس کے آگے سجدہ کرتے ہوئے پس سب فرشتوں نے اکٹھے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ اس نے تکبر کیا اور وہ ہو گیا کافروں میں سے اللہ نے فرمایا اے ابلیس اس کو سجدہ کرنے سے تجھے کس نے منع کیا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا؟ کیا تُو نے تکبر کیا یا تُو بلند درجہ والوں میں سے ہے؟ اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے پیدا کیا مٹی سے اللہ نے فرمایا پس نکل جا یہاں سے کیونکہ تُو راندہ درگاہ ہے اور بے شک تجھ پر میری لعنت رہے گی یوم دین تک اس نے کہا اے میرے رب مجھے اس دن تک مہلت دے جس دن اُٹھائے جائیں گے اللہ نے فرمایا پس تُو وقت معلوم کے دن تک مہلت دیئے جانے والوں میں سے ہے۔ ابلیس نے کہا مجھے تیری عزت کی قسم میں ان سب کو گمراہ کروں گا ان میں سے تیرے مخلص بندوں کے سوا اللہ نے فرمایا یہ سچ ہے اور میں سچ ہی کہتا ہوں میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے اور ان سب سے جو تیری پیروی کریں۔

﴿سورۃ ص ☆ آیت 71 تا 85﴾

﴿ذُرے ذُرے میں اللہ کا نور﴾

اللہ نور ہے آسمان اور زمین کا اور اس کے نور کی مثال ایسے ہے جیسے ایک طاق ہو، اس میں ایک چراغ ہو، چراغ ایک شیشے کی قندیل ہو وہ شیشہ ایک چمک دار ستارہ ہے وہ روشن کیا جاتا ہے مبارک درخت زیتون سے جس کا رخ مشرق ہے نہ مغرب قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے خواہ اسے آگ نہ چھوئے نور علی نور ہے اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے

نور کی ہدایت کرتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔

﴿سورة النور ☆ آیت 35﴾



﴿کتاب مکنون﴾

سو میں ستاروں کے گرنے کی قسم کھاتا ہوں اور بے شک یہ ایک قسم ہے اگر تم غور کرو تو یہ عظیم قسم ہے، بے شک قرآن کریم ایک پوشیدہ کتاب میں ہے، اسے پاک لوگوں کے سوا ہاتھ نہیں لگاتے، رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے تو کیا تم اس بات کے منکر ہو؟ اور تم بناتے ہو جھٹلانے کو اپنا رزق۔

﴿سورة الواقعة ☆ آیت 75 تا 82﴾



﴿رسول خدا ﷺ کا بولنا خدا کا بولنا﴾

ستارے کی قسم جب وہ غائب ہونے لگے تمہارے رفیق (محمد ﷺ) نہ بہکے نہ وہ بھٹکے اور وہ اپنی خواہش سے بات نہیں کرتے وہ صرف وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے، ان کو سکھایا سخت قوت والے طاقت والے نے پھر قصد کیا سامنے آیا اور وہ سب سے بلند کنارے پر تھا۔

پھر وہ نزدیک ہوا اور نزدیک ہوا تو وہ کمان کے دو کناروں کے فاصلے کے برابر رہ گیا پھر اس سے بھی کم۔ تو اس نے وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی، جو اس نے آنکھوں سے دیکھا اس کے دل نے تصدیق کی، کیا جو اس نے دیکھا تم اس پر جھگڑتے ہو؟ اور تحقیق اس نے دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہی کے نزدیک دیکھا ہے۔ اس کے نزدیک جنت الماویٰ (بہشت) ہے جب سدرہ پر چھار ہا تھا جو چھار ہا تھا، آنکھ نے نہ کجی کی نہ وہ حد سے بڑھی

تحقیق اس نے اپنے رب کی آیات القبریٰ دیکھیں۔

﴿سورة النجم ☆ آیت 1 تا 18﴾



﴿قرآن نفس کی قسم کھاتا ہے﴾

قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے سے نکلے
اور دن کی جب وہ اسے روشن کر دے اور رات کی جب وہ اسے ڈھانپ لے اور قسم آسمان
کی اور جس نے اسے بنایا اور زمین کی جس نے اسے پھیلایا اور نفس کی اور جس نے اسے
درست کیا پھر اس کو الہام کیا اس کا گناہ اور اس کی پرہیزگاری کامیاب ہوا جس نے اس کو
پاک کیا۔

﴿سورة الشمس ☆ آیت 1 تا 9﴾



﴿رسول اللہ ﷺ کا عمل اللہ کا عمل﴾

سو تم نے انہیں قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا، اور آپ ﷺ نے مٹھی
بھر خاک نہیں پھینکی جب آپ ﷺ نے پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی اور تاکہ مومنوں کو اپنی
آزمائش سے اچھی طرح آزمائے بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

﴿سورة الانفال 17 ☆ آیت﴾

﴿اللہ کا ہاتھ﴾

جو لوگ آپ ﷺ سے بیعت کر رہے ہیں اور اس کے سوا نہیں کہ وہ اللہ سے
بیعت کر رہے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے پھر جس نے عہد توڑ دیا تو اس کے سوا

نہیں کہ اس نے اپنی ذات کے عہد کو توڑا، اور جس نے وہ عہد پورا کیا جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو وہ اللہ عنقریب اسے دے گا اجر عظیم۔

﴿سورة الفتح ☆ آیت 10﴾

﴿بیعت کرنے والوں سے اللہ کا خوش ہونا﴾

تحقیق اللہ مومنوں سے راضی ہو واجب وہ آپ ﷺ سے بیعت کر رہے تھے شجر کے نیچے سو اس نے معلوم کر لیا جو ان کے دلوں میں خلوص تھا تو اس نے نازل کی سیکنہ (تسلی) اور بدلے میں انہیں قریب ہی ایک فتح عطا کی اور بہت سی نعمتیں حاصل کیں اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

﴿سورة الفتح ☆ آیت 19﴾

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں جو آسمان اور زمین میں ہیں اور پرندے پر پھیلائے ہوئے ہر ایک نے جان لی ہے اپنی نماز اور اپنی تسبیح اور اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

﴿سورة النور ☆ آیت 41﴾

﴿عُقْدَہ﴾

اے میرے رب کھول دیجئے میرے سینے کو اور میرے لیے میرا کام آسان کر دیجئے اور میری زبان کی گرہ کھول دیجئے کہ وہ میری بات کو سمجھ لیں۔

﴿سورة طہ ☆ آیت 24 تا 28﴾

﴿والدہ کو وحی﴾

اور تحقیق ہم نے تجھ پر ایک بار اور بھی احسان کیا تھا جب ہم نے تمہاری والدہ کو وحی کی جو وحی کرنا تھی کہ تو اسے صندوق میں ڈال پھر صندوق دریا میں ڈال دے، پھر دریا اسے ساحل پر لیجائے گا، میرا اور اس کا دشمن دریا سے نکال لے گا اور میں نے ڈال دی تجھ پر

محبت اپنی طرف سے تاکہ تو میرے سامنے پرورش پائے۔

﴿سورة طہ ☆ آیت 36 تا 39﴾

﴿اللہ کا چہرہ﴾

اور اللہ کے لیے ہے مشرق و مغرب سو جس طرف تم منہ کرو اسی طرف اللہ کا سامنا ہے، بے شک اللہ وسعت والا جاننے والا۔

﴿سورة البقرہ ☆ آیت 115﴾

﴿پنڈلی کھولنا﴾

اور جس دن پنڈلی سے پردہ کھول دیا جائے گا اور وہ سجدوں کے لیے بلائیں گے تو نہ کر سکیں گے ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی اور ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی اور اس سے قبل وہ سجدوں کے لیے بلائے جاتے تھے جب کہ وہ صحیح سالم تھے پس جو اس بات کو جھٹلاتا ہے تم اس کو مجھ پر چھوڑ دو ہم جلد انہیں اس طرح آہستہ آہستہ کھینچیں گے کہ وہ جانتے نہ ہوں گے۔

﴿سورة القلم ☆ آیت 42 تا 44﴾

﴿ظلم نہ کیے جائینگے ایک دھاگے کے برابر بھی﴾

جس دن بلائے جائینگے تمام لوگ ان کے پیشواؤں کے ساتھ پس جس کو اس کی کتاب دائیں ہاتھ میں دی گئی تو وہ لوگ اپنی کتاب پڑھیں گے اور وہ ظلم نہ کیے جائینگے ایک دھاگے کے برابر بھی۔ اور جو اس دنیا میں اندھا رہا پس وہ آخرت میں بھی اندھا اور سیدھی راہ سے بھی بھٹکا ہوا۔

﴿سورة بنی اسرائیل ☆ آیت 71-72﴾

﴿درمیانی نماز کی حفاظت﴾

تم حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز درمیانی کی اور کھڑے رہو اللہ کیلئے فرمانبردار

﴿سورة البقرہ ☆ آیت 238﴾

ہو کر۔

﴿ہر چیز خدا کو سجدہ کر رہی ہے﴾

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ کے لیے سجدہ کرتے ہیں جو بھی آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور شجر اور چوپائے اور کثرت سے انسان بھی۔

﴿سورة الحج ☆ آیت 18﴾

﴿کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہے؟﴾

اے حبیبِ مکرم ﷺ آپ کہہ دیں کیا برابر ہوتا ہے اندھا اور دیکھنے والا؟ یا کیا برابر ہوتا ظلمت اور نور۔

﴿سورة الرعد ☆ آیت 16﴾

﴿نگاہیں اُس کا احاطہ نہیں کر سکتیں﴾

نگاہیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ سب نگاہوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور وہ بڑا باریک بین اور باخبر ہے۔

﴿سورة الانعام ☆ آیت 103﴾

﴿پڑھ اپنی کتاب﴾

پڑھ اپنی کتاب کافی ہے تیرا نفس آج اپنے اوپر حساب لینے والا۔

﴿سورة بنی اسرائیل ☆ آیت 14﴾

﴿اور انہوں نے کہا کہ یہ کیسا رسول ہے﴾

اور انہوں نے کہا کیسا ہے یہ رسول جو کھانا کھاتا ہے، اور چلتا پھرتا ہے بازاروں میں اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ اتارا گیا، کہ وہ اس کے ساتھ ڈرانے والا ہوتا، یا اس کی طرف اتارا جاتا کوئی خزانہ، یا اس کے لیے کوئی باغ ہوتا کہ وہ اس میں سے کھاتا، اور ظالموں نے کہا تم پیروی کرتے ہو صرف جادو کے مارے ہوئے آدمی کی اے حبیبِ برحق دیکھو تو انہوں نے تمہارے لیے کیسی باتیں بیان کی ہیں، سو وہ بہک گئے ہیں لہذا وہ ہدایت کا راستہ نہیں پاسکتے، ﴿سورة الفرقان ☆ آیت 7 تا 9﴾

﴿اللہ نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا﴾

پس تم اللہ کے دین کے لیے ایک رخ ہو کر اپنا چہرہ سیدھا رکھو، اللہ نے اپنی فطرت پر انسانوں کو پیدا کیا، اس کی خلق (بنائی ہوئی فطرت) میں کوئی تبدیلی نہیں، یہ سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔

﴿سورة الروم ☆ آیت 30﴾

﴿جب انسان قابل ذکر شے نہ تھا﴾

یقیناً انسان پر زمانے میں ایک وقت ایسا گزرا ہے کہ وہ کچھ بھی قابل ذکر شے نہ تھا، بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا مخلوط نطفہ سے کہ ہم اسے آزمائیں تو ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا، بیشک ہم نے اسے ہدایت کی راہ دکھائی اب وہ خواہ شکر کرنے والا ہو خواہ ناشکرا۔ ﴿سورة الدھر ☆ آیت 1 تا 3﴾

﴿محبوب چیز خدا کے راستے میں خرچ کرو﴾

تم ہرگز نیکی کو نہ پہنچو گے، جب تک اس میں سے خرچ نہ کرو جس سے تم محبت رکھتے ہو، اور جو تم خرچ کرو گے کوئی چیز بیشک اللہ اسے جانے والا ہے۔

﴿سورة آل عمران ☆ آیت 92﴾

﴿مردہ کو کیسے زندہ کرتا ہے؟﴾

اور جب ابراہیم نے کہا اے میرے رب مجھے دکھا دے تو کیوں کر مردہ کو زندہ کرتا ہے، اللہ نے کہا کیا تیرا اس پر ایمان نہیں؟ اس نے کہا کیوں نہیں بلکہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے، پس تو چار پرندے پکڑ لے پھر ان کو اپنے ساتھ مانوس کر لے پھر رکھ دے ہر پہاڑ پر ان کے ٹکڑے، پھر انہیں بٹا، وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے، اور جان لے کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

﴿سورة البقرة ☆ آیت 260﴾

﴿اللہ کی امانت﴾

بے شک ہم نے پیش کیا امانت کو آسمان پر زمین پر پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا وہ سب اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھا لیا بیشک وہ ظالم اور نادان تھا۔

﴿سورة الاحزاب ☆ آیت 72﴾

﴿رسول خدا کو اکیلا چھوڑ جاتے ہیں﴾

اور جب وہ دیکھتے ہیں تجارت یا کھیل تماشہ، تو اس کی طرف دوڑے جاتے ہیں اور آپ ﷺ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں، آپ ﷺ فرمادیں جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر

ہے کھیل تماشے سے اور تجارت سے اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

﴿سورة الجمعة ☆ آیت 11﴾

﴿اے لوگو! اللہ تمہیں محبوب بنا لے گا﴾

اے محبوب برحق آپ فرمادیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو
اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

﴿سورة ال عمران ☆ آیت 31﴾

﴿نور اور کتاب مبین﴾

تحقیق تمہارے پاس آگیا اللہ کی طرف سے نور اور کتاب مبین۔

﴿سورة المائدة ☆ آیت 15﴾

﴿کتاب مبین میں موجود ہے﴾

ذرا یا ذرے سے کم و بیش کوئی زمینی یا آسمانی چیز ایسی نہیں جو کتاب مبین میں

﴿سورة السباء ☆ آیت 3﴾

موجود نہ ہو۔

﴿اے محبوب صلی علیہ وسلم آپ کا چہرہ دیکھنے آتے ہیں﴾

اے محبوب علیہ السلام آپ ان لوگوں کو اپنے سے دور نہ کریں جو اپنے رب کو
پکارتے ہیں صبح اور شام اور اس کی رضا (چہرہ) چاہتے ہیں، اور آپ علیہ السلام کے ذمے ان
کے حساب میں سے کچھ نہیں اور نہ آپ علیہ السلام کے حساب میں سے ان پر کچھ ہے اگر انہیں
دور کرو گے تو ظالموں سے ہو جاؤ گے۔

﴿سورة الانعام ☆ آیت 25﴾

﴿ اُم الکتاب اور متشابہات ﴾

وہ ہی تو ہے جس نے آپ ﷺ پر کتاب نازل کی اس میں محکم آیات ہیں وہ اُم الکتاب ہیں اور دوسری متشابہات پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کی پیروی کرتے ہیں فساد گمراہی کی غرض سے غلط مطلب ڈھونڈتے ہیں اس کا مطلب اللہ جانتا ہے اور راسخون فی العلم کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور نہیں سمجھتے مگر عقل والے سمجھتے ہیں۔

﴿سورة آل عمران ☆ آیت 7﴾

﴿ اپنے نفس کو بھول جاتے ہو ﴾

کیا تم حکم دیتے ہو لوگوں کو نیکی کا اور اپنے نفس کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم پڑھتے ہو کتاب کیا پھر نہیں تم سمجھتے۔

﴿سورة البقرہ ☆ آیت 44﴾

﴿ اللہ نے بھلا دیا انہیں خود انکے نفس ﴾

اور نہ ہو جاؤ تم ان لوگوں کی طرح جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا، تو اللہ نے بھلا دیا انہیں خود ان کا نفس یہی لوگ فاسقون ہیں۔

﴿سورة الحشر ☆ آیت 19﴾

﴿ انہوں نے ظلم کیا اپنے نفس پر ﴾

اور نہیں ہم نے بھیجا کوئی رسول مگر تاکہ اطاعت کی جائے اللہ کے حکم سے اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے ظلم کیا اپنے نفس پر وہ آتے آپ ﷺ کے پاس اور استغفار کرتے اللہ سے اور مغفرت چاہتے ان کے لیے رسول تو وہ ضرور پاتے اللہ کو توبہ قبول کرنے والا

﴿سورة النساء ☆ آیت 64﴾

مہربان۔

﴿آدمی اور اس کے دل کے درمیان اللہ حائل ہے﴾

اے وہ لوگ جو ایمان لائے قبول کر لو اللہ کی اور اس کے رسول (کی دعوت) جب وہ تمہیں بلائیں اس کے لیے کہ زندگی عطا کریں تمہیں، اور تمہیں علم ہو کہ اللہ حائل ہے درمیان آدمی اور اس کے دل کے، اور یہ کہ اس کی طرف تم اٹھائے جاؤ گے۔

﴿سورة الانفال ☆ آیت 24﴾

﴿بیشک میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے﴾

بے شک میں نے بھروسہ کیا اللہ پر جو میرا اور تمہارا رب ہے کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر وہ اس کو چوٹی سے پکڑے ہوئے ہے، بیشک میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے۔

﴿سورة هود ☆ آیت 56﴾

﴿یوسفؑ کو سجدہ﴾

پھر جب یوسف علیہ السلام کے پاس داخل ہوئے تو اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس ٹھکانہ دیا اور کہا اگر اللہ چاہے تو تم مصر میں دل جمعی کے ساتھ داخل ہو اور اپنے ماں باپ کو تخت پر اونچا بٹھایا اور وہ اس کے آگے گر گئے سجدہ میں اور اس نے کہا اے میرے ابا یہ ہے میرے پہلے خواب کی تعبیر۔

﴿سورة يوسف ☆ آیت 99-100﴾

﴿اللہ کا رنگ﴾

ہم نے لیا رنگ اللہ کا اور کس کا رنگ ہے اللہ سے بہتر اور ہم اس کی بندگی کرنے

﴿سورة البقرہ ☆ آیت 138﴾

والے ہیں۔

﴿دکھائیں گے ہم انہیں اپنی آیات﴾

دکھائیں گے ہم انہیں آیات (نشانیاں) اس جہاں میں اور بیچ ان کے نفسوں کے تاکہ ظاہر ہو و اسے ان کے یہ حق ہے۔ ﴿سورۃ حم سجدہ ☆ آیت 53﴾

﴿زمین اور آسمان جو کچھ اس میں ہے چھ دن میں بنایا﴾

اللہ نے بنائے زمین و آسمان اور جو کچھ اس میں ہے چھ دن میں پھر عرش پر استوی ہوا۔ ﴿سورۃ سجدہ ☆ آیت 4﴾

﴿دیدارِ الہی سے انکار﴾

جن لوگوں نے اللہ کی نشانیوں اور دیدارِ الہی سے انکار کیا ان کے تمام اعمال ضائع ہو گئے اور قیامت کو ان کے لیے کوئی ترازو قائم نہ کیا جائے گا۔ بہت سے لوگ اپنے رب کے دیدار کے منکر ہیں۔ ﴿سورۃ الذریات ☆ آیت 21﴾

﴿اللہ سے ملنے کو جھٹلایا﴾

بے شک خرابی ہے جنہوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا اور نہ ہوئے ہدایت پانے والے۔ ﴿سورۃ یونس ☆ آیت 45﴾

﴿شہ رگ سے قریب﴾

میں تیری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ ﴿سورۃ ق ☆ آیت 16﴾

﴿نفس میں موجود﴾

میں تیرے نفس میں ہوں تو مجھے نہیں دیکھتا۔ ﴿سورۃ الزمریت ☆ آیت 20﴾

﴿اللہ تمہارے ساتھ ہے﴾

اور اللہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو جو کچھ بھی تم کرتے ہو وہ دیکھتا ہے۔

﴿سورة الحديد ☆ آیت 4﴾

﴿اللہ کا چہرہ﴾

جس طرف تم رخ کرو اسی اللہ کا چہرہ ہے۔ ﴿سورة البقرہ ☆ آیت 115﴾

﴿پیدا کیا انسان کو بندگی کے لیے﴾

اور ہم نے نہیں پیدا کیا جنوں کو انسانوں کو مگر اپنی عبادت کے واسطے۔

﴿سورة الذريات ☆ آیت 56﴾

﴿مندرجہ ذیل آیات میں دیکھیں﴾

زمین اور آسمان اور جو کچھ بھی اس میں ہے اللہ کا ذکر اللہ کی تسبیح کر رہی ہے۔

﴿سورة الانبياء 20 - 19، سورة الزم 75، سورة الرعد 13، سورة المؤمن 7،

سورة الشورى 5، سورة الانبياء 79، سورة ص 18، سورة النور 41، سورة الصافات 143،

سورة البقرہ 30، سورة التغابن 1، سورة الجمعة 1، سورة بنی اسرائیل 44، سورة الصف 1،

سورة الحديد 1، سورة الحشر 24﴾

﴿ارشادات﴾

- سرور سراں، نور جسم، نبی مکرم، شفیع معظم، وجہ تخلیق کائنات، سراپا نور، حبیب لیبیب،
فخر بنی آدم، والی مکان و لامکان، رازدار رب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
- 1- (حدیث قدسی) میں ایک چھپا ہوا خزانہ ہوں تو حُب ذاتی کا تقاضہ ہوا کہ
میں پہچانا جاؤں پس خلق کو پیدا فرمایا، اور نور محمد کو ظاہر کیا.....
 - 2- اے جان کائنات علیہ السلام، اگر تجھ کو نہ پیدا کرتا۔ تو میں کائنات کو نہ پیدا کرتا.....
 - 3- پس مجھے حُب ہوئی کہ میں پہچانا جاؤں.....
 - 4- میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدمؑ ٹی اور پانی کے درمیان تھے.....
 - 5- پیدا کیا اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر.....
 - 6- جس نے پہچانا اپنے نفس کو اس نے پہچانا اپنے رب کو.....
 - 7- مومن کا قلب اللہ کا عرش ہے۔ خدا تعالیٰ عرش پر استوا ہے.....
 - 8- انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں.....
 - 9- مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہے فرشتوں سے.....
 - 10- مومن افضل ہے کعبۃ اللہ سے.....
 - 11- پس جس نے پڑھا اس کتاب کو سو اس نے معلوم کیا اس چیز کو جو ہو چکی ہے اور جو
ہونے والی ہے اور ہوگی.....
 - 12- ایک ساعت (گھڑی) کی فکر دو جہاں کے عمل سے افضل ہے.....
 - 13- تم عبادت کرو رب اپنے کی ایسے کہ تم اسے دیکھتے ہو اگر ایسا نہیں کر سکتے تو یہ مانو
کہ وہ تمہیں دیکھتا ہے.....

- 14- نماز مومن کی معراج ہے.....
- 15- ہر شے اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہے.....
- 16- یعنی وجود واحد ہے اس کا غیر موجود نہیں.....
- 17- ہے خداوند تعالیٰ آدمی کے نزدیک جسم سے بھی زیادہ.....

﴿نعت شریف﴾

اُن پہ ایماں کو اتم جائیے بات اتنی ہے
 حق تعالیٰ کا کرم جائیے بات اتنی ہے
 وہ رسولِ دو جہاں جن پہ ہے تسلیم و درود
 اُن سے اللہ کی قسم جائیے بات اتنی ہے
 علم و حکمت کی جبین دانش و توقیر کا سر
 اُن کا حکم آئے تو خم جائیے بات اتنی ہے
 اُن کے اللہ کو رب مایے دین اتنا ہے
 اُن کے مسکن کو حرم جائیے بات اتنی ہے
 اُن کی یاد آئے تو لبِ صلِ علی بول اٹھیں
 چشم جاں شوق میں نم جائیے بات اتنی ہے
 جملہ عالم ایماں میں ہے عرفانی بھی
 ان سے نسبت کو اہم جائیے بات اتنی ہے

﴿حمد﴾

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد بے حد اس ذات پاک کے لیے جو چون بے چگون ہے اور حلؤل و اتحاد سے منزہ اور گنہ اس کی طاہوت ہے وہی ذاتِ مطلق اور ذاتِ تحت اور اس ذات نے مقام جمع کا لباس پہنا اور نام اپنا باہوت رکھا پھر اس ذات اطہر نے لاہوتی رنگت میں رنگت دکھائی اور رُرا الوریٰ کی صورت میں ظاہر ہوا، برگ و گل شاخ و ثمر کی جلوت دکھائی دینے لگا، پھر اس نے عجب ہی عشق بازی کی کھیل رچائی، ”کُنْتُ كُنْزَن مَخْفِي“ کے لباس میں ملبوس تھا پھر اپنی شناسائی کے لیے عاشقی اور معشوقی کا دم بھرنے لگا کہیں اہل دل بن کر رموز عشق سے معمور ہوا کہیں بے نوا شوریدہ اسر بن کر ”اَنَا الْحَق“ کا شور مچانے لگا اور خود ہی اپنا راز افشا کرنے کے لیے رہنما بنا۔ اور شکل مبتدی میں نمایاں ہوا کہیں میں وٹو کے پردے میں اپنے آپ کو پوشیدہ کیا عاشقانہ لباس پہن کر اپنا ہی جو یا ہوا اور اس بے رنگی نے ہر رنگ میں اپنی رنگت دکھائی۔ ”ہو الاول ہو الآخر ہو الظاهر ہو الباطن“ کا ہر کان میں گیت سنایا اہل دل چشم حق سے اُس کے شناسا ہوئے جو کچھ پس پردہ تھا وہی درخشاں دیکھ لیا۔

مگر ”من عرف نفسه فقد عرف ربه“ کے راز ان پہ ہویدا ہوئے ان کے وجد اور حال نے یہ بھید منکشف کر لیا ان کی دید معرفت سے ہر ذرہ خورشید اور ہر قطرہ دریا دکھائی دینے لگا یہ وہ قطرہ اور ذرہ نہیں ہے جو کور چشموں کے ادراک میں آسکے وہ جنورِ قدم ہے احوال چشموں کی دید میں نہیں آسکتا کیونکہ لطافت لطافت کو دیکھ سکتی ہے۔ قدرت قدرت کو دیکھ سکتی ہے جب حق شناس بحرِ توحید کے تیراک بن گئے تو اس بحرِ عمیق میں غوطہ

لگا کر یکتائی کا موتی نکال لائے پھر سراپا ہی نور و وحدت دیکھنے لگے اور نیستی کا نیزِ اعظم جلوہ نما ہوا وہ جو میں دُتو کا برزخ تھا نیست و نابود ہو گیا۔ باقی ایک ذات واحدہ گئی عقل جزوی کا نام و نشان اُٹھ گیا اور ادراک کلی ان میں پیدا ہو گئے صرف ایک رمز معانی کا آفتاب طلوع ہوا جس کی جلوت سے حادث کا وجود پیش نظر نہ رہا باطل کی ہستی کا نشان بے نشان ہوا اور ان کی چشم نہاں میں ماسوا اللہ نہ رہا ان کا مسکن اجڑی ہوئی منزل بن گیا وہاں دریا نہ موج نہ حباب نہ قطرہ نہ ذرہ نہ عالم شہود نہ کعبہ نہ بت خانہ نہ دیرو حرم نہ صہ نہ زنا نہ خیر نہ شر نہ بالائی نہ پستی نہ نیستی نہ ہستی نہ کافر نہ مسلم نہ شاہد نہ مشہود نہ ساجد نہ مجبود نہ رہبر نہ ہر و نہ فکرِ فردانہ حور و جنت کی تمنائے ساقی نہ ساغر نہ مئے نوش نہ مئے خانہ نہ رسائی نہ رسوائی نہ یکتانہ و دو تائی نہ خفتگی نہ بیداری نہ خاموشی نہ ہوشیاری نہ جہالت نہ ہمدانی یہ جو کچھ میں نے کہا تیری فہمید جزوی میں کب آسکتا ہے اس ازل کی پری نے ہر لباس میں ہر صورت میں جلوہ گری کی لیکن نہیں بھی کی اپنی دید میں آلاں کماکان ہی ہے یہ عجیب منزل ہے اگر حضرت عشق رہبر ہو تو سب مراحل طے ہو جاتے ہیں۔ ”اللہ ہو بس باقی ہو س“



هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن

اس آیت شریفہ میں اولیت، آخریت، ظاہریت، باطنیت، اللہ ہی کے لیے ثابت ہے کیونکہ جب اول اور آخر، باطن اور ظاہر اللہ ہی ہے تو غیر اللہ کا ٹھکانہ کہاں باقی رہا؟

”فاینما تولو افثم وجهہ اللہ“

تم جس طرف بھی چہرہ کرو ادھر اللہ کا چہرہ ہے۔



”اللہ نور السموت والارض“

اللہ نور ہے آسمانوں زمینوں کا۔

اہل حقائق کے نزدیک نور کے معنی وجود مطلق کے ہیں۔ اس طرح اس کے معنی یوں ہوئے کہ ذات حق کے وجود مطلق کا ظہور آسمان اور زمینوں میں کل عالم ذات باری تعالیٰ کا مظہر ہے۔

حضرت موسیٰؑ کو درخت سے ”انی انا اللہ“ کی آواز سننے سے بھی تمام اشیا کی عینیت حق تعالیٰ کی ذات سے ثابت ہے۔

”کل شیء ہالک الا وجہہ“

تمام اشیا سوائے ذات پاک کے ہلاک ہیں۔

یعنی کوئی شے احاطہ ذات پاک سے باہر نہیں اس لیے کہ ان کے غیر کا وجود ہی نہیں ہے۔

حضرت حبیب البیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی:

”قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم

رسی سے ڈول باندھ کر سب سے نیچے کی زمین تک ڈالو تو وہ ڈول اللہ پر اترے گا، وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے، اور وہ ہر ایک شے کو جاننے والا ہے۔“

حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کلام الہی کی اس آیت

شریفہ: ”والہکم الہ واحد“ یعنی تمہارا ایک ہی معبود ہے۔

کی تفسیر میں یوں فرمایا ہے یعنی تمہارا معبود جس کو تم نے عبادت کے لیے مخصوص

کر لیا ہے موحّد اور معبود واحد بالذات ہے۔ واحد مطلق ہے، وجود میں اس کا غیر کوئی شے

نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی موجود ہے کہ جس کی عبادت کی جائے پس خدا کے ساتھ تمہارا شرک کس طرح ممکن ہو سکتا ہے، کیونکہ اس کا غیر عدم محض ہے، پس اس سے جاہل ہونا ہی شرک ہے۔

تذریہہ سے مراد یہ ہے کہ حق سبحانہ، تعالیٰ عیوب اور نقصانات مخلوق سے پاک ہے کیوں کہ یہ مخلوق کی صفات ہیں اور باوجود ذات حق تعالیٰ کے اسما و عیان و مظاہر کونیہ میں ظہور کے ذات حق کو ان سب سے منزہ جانتا ہے۔ تشبیہ سے مراد ذات حق تعالیٰ کا اسما و اعیان اور مظاہر کونیہ میں ظہور ہے۔

ذاتِ مطلق مراتب وجودی کے اعتبار سے منزہ ہے اور مراتب کوئی کے اعتبار سے مشبہ ہے اسی کی بابت حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”الحق المنزه والخلق مشبه“

مرتبہ الوہیت، تذریہہ اور تشبیہ کا جامع ہے، صرف تذریہہ اور صرف تشبیہ ہر دو قید سے پاک ہے اس لیے کمال، تذریہہ اور تشبیہ کو یک جامع کرنے میں ہے۔ صوفیاً کرام کے نزدیک تذریہہ کا قائل ذات پاک کو قید لگانے والا ہے اور تشبیہ کا قائل حد لگانے والا ہے، اور ان ہر دو مراتب کو جمع کر کے حق سبحانہ، تعالیٰ کی تعریف کرنے والا عارف ہے۔ حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں فرماتے ہیں اگر تو ذات حق سبحانہ، کو صرف تذریہہ میں مقید کرتا ہے تو قید لگاتا ہے اگر صرف تشبیہ میں محدود کرتا ہے تو حد لگاتا ہے اگر تو دونوں میں مطلق جانتا ہے تو اصلیت سے واقف اور عارفین کا سردار ہے۔

یعنی جس نے معرفت الہی کو تذریہہ اور تشبیہ کے میان میں جمع کیا اور ان ہر دو سے اس کو موصوف کیا اس نے حق کو پہچانا کیونکہ اس نے جان لیا کہ تمام عالم جناب الہی کا مظہر

ہے اور مظہر عین مظاہر ہے۔ پس معرفت الہی تنزیہہ اور تشبیہہ کو ایک جا باہم دیکھنے میں ہے۔
 کلام الہی میں ”لیس کمثلہ شیئی“ اس کی مثل کوئی شے نہیں یہ تنزیہہ ہے اور
 ”وہو السميع البصير“ یہ تشبیہہ کی طرف اشارہ ہے اگر ازر وئے تحقیق دیکھا جائے
 تو ”لیس کمثلہ شیئی“ میں تنزیہہ و تشبیہہ دونوں جمع ہیں کیونکہ حق سبحانہ وحدت میں بے
 مثل ہے ایسا ہی کثرت میں بھی ہر مظہر میں بے مثل ہے۔

اسی طرح نصف آیت ”وہو السميع البصير“ میں صورت تشبیہہ میں عین
 تنزیہہ حقیقی موجود ہے، کیونکہ ہو کے لفظ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سوائے ذات پاک
 کے کوئی اور سمیع اور بصیر نہیں کیونکہ ہر سننے والے کے کان سے وہی سمیع اور ہر دیکھنے والے کی
 آنکھ سے وہی بصیر ہے، دراصل تشبیہہ ذات مطلق کے حسن کی صورت ہے اور تنزیہہ اسی حسن
 و جمال کے معانی کی صورت ہے تشبیہہ میں تنزیہہ الہیہ کو دیکھنے والا ذات مطلق کی دونوں
 وجہوں کا شاہد ہے۔ جو ان وجہوں سے گزر گیا وہ بحر ذات میں غرق ہے۔ یہ مقام تمام
 مقامات سے اعلیٰ اور افضل مقام ہے۔

حضرت انسان جسمانی اور عنصری صورت کے اعتبار سے بندہ اور مخلوق ہے اور
 معانی اور روحانیت کے اعتبار سے حق ہے اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ انسان جسمانی اور
 روحانی معنوں کی صورت ہے، جسم سے ”عالم خلق“ اور روح سے ”عالم امر“ مراد ہے۔
 ”قل الروح من امر ربی“ اور ”ونفخت فیہ من روحی“ کے حکم سے حق ہے اور
 ”خمرت طینة آدم بیدی اربعین صباحا“ کے اعتبار سے خلق ہے۔ درحقیقت
 انسان دو صورتوں یعنی حق اور عالم کا جامع نسخہ ہے۔

امام محققین حضرت سید عبدالکریم الجیلانی کتاب ”انسان کامل“ میں فرماتے ہیں:

انسان ظاہر کے اعتبار سے خلق اور باطن کے اعتبار سے حق ہے۔ پیشوائے
 واصلین، سلطان العارفین عارف باللہ حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ
 اپنی کتاب فصوص الحکم میں فرماتے ہیں: ”فهو الحق وهو الخلق“

”ظہور الحق بالصورة المحمدية“: حق کا ظہور صورت محمدیہ میں ہے۔ یعنی وہی
 ذات باعتبار باطن حق ہے اور باعتبار ظاہر حضرت محمد ﷺ ہے۔ کتاب ”فتوحات مکی
 “ میں شیخ الاکبر ابن عربی فرماتے ہیں کہ انسان کامل کو اللہ تعالیٰ نے حق اور عالم مین برزخ
 قائم کیا ہے اگر اسماء اللہ کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے تو حق ہے اور اگر حقیقت امکانی کے ساتھ
 ظاہر ہو تو خلق ہے یہ حق اور خلق میں واسطہ ہے یعنی اس کے سبب سے عالم مخلوق ہے۔ یہ
 ربانی خلیفہ ہے اور حق تعالیٰ کی صورت پر مخلوق ہے اسی لیے اس کی شان میں خلق اللہ
 آدم علیٰ صورتہ اور ونفخت فیہ من روحي ارشاد فرمایا گیا۔

حضرت انسان ذات الہی کے کل اسماء و صفات کا مظہر کامل اور جامع نسخہ ہے۔
 تمام اسماء و صفات الہیہ و کونیہ حضرت انسان میں ظاہر ہیں، اس کی بابت قرآن کریم میں
 ارشاد ہے: ”علم الآدم الاسماء كلها“

حق سبحانہ، نے حضرت آدم یعنی انسان کامل کو تمام اسماء کی تعلیم فرمائی، یعنی حق
 سبحانہ، نے حضرت انسان کو کل اسماء و صفات سے متاثر کیا اور تمام اسمائے جمالیہ و جلالیہ سے
 اس کو فیض دیا۔ اور یہ تمام اسماء اپنے ذاتی کمال سے اس میں روشن ہیں۔ یہ تمام اسماء الہیہ و
 کونیہ کا جامع ہے، بلکہ تمام اسماء کلیہ و جزویہ اس میں ظاہر ہیں، اسی لیے حدیث شریف میں
 اسے ”سر خدا“ یعنی ”باطن حق“ کہا گیا ہے۔

”الانسان سری وانا سرہ“

حضرت انسان کل اسماء صفات و افعال کی جامع کتاب ہے اسی لیے اس کی ذات کو اُم الکتاب اور اس کے علم کو کتاب مبین سے تعبیر کیا گیا ہے، مبین کے معنی ظاہر کنندہ کے ہیں، یعنی انسان اس جامع کتاب کا ظاہر کرنے والا ہے اور اس کے علم میں کل علوم الہی ظاہر ہوتے ہیں، ”اقرأ کتابک“ بھی اسی طرف اشارہ ہے۔

جس نے اپنی کتاب کا مطالعہ کر لیا، یعنی اپنی حقیقت کو پالیا اس نے مکان و زمان سے رہائی پائی اور اس کے نزدیک ماضی حال و مستقبل یکساں ہو گئے، عالی فطرت افراد تمام وقت اسی کتاب کی تلاوت اور قراۃ میں مستغرق ہیں، اور ہر دم اسی کتاب کو باکمال ختم کرتے ہیں اور اول و آخر ہر شان میں اسی کتاب کے مطالعہ میں مصروف ہیں۔ یہ عالی مقصد مرشد کامل کی صحبت کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔



دم سے اپنے اے فتح جب دم زنی جاتی رہی
تو نہیں میں ہوں سراپا یہ صدا آتی رہی



الف آپ کو سمجھ پیارے ایسی اور عبادت ناہیں
اپنی آپ کتاب پڑھو تم ایسی اور تلاوت ناہیں
نفس اپنے پر حاکم ہونا ایسی اور شجاعت ناہیں
قادری حق کا راہ بتانا ایسی اور سخاوت ناہیں





ملک المشائخ سلطان السالکین قطب العارفین
منہاج المتقین عطائے رسول امام الموحدین
ہند الولی خواجہ خواجگان حضرت خواجہ غریب نواز
معین الدین حسن سنجرى چشتى اجمیری سرکار



خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری المعروف خواجہ غریب نواز
برصغیر پاک و ہند کے اکابر صوفیائے کرام میں نہایت بلند مرتبہ شخصیت ہیں۔ انہوں نے
دعوت اصلاح اور تبلیغ و اشاعت اسلام کا عظیم الشان کارنامہ انجام دیا۔ آج سرزمین پاک
و ہند میں مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت اور اسلام کے جو اُجلے نقوش نظر آتے ہیں ان میں
بڑا حصہ حضرت خواجہ صاحب کی کوششوں کا ہے۔

پچھلے آٹھ سو برسوں میں سینکڑوں بادشاہ اور بادشاہوں کے بہت سے سلسلے صفحہ
ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ گئے جن میں بہت سوں نے ملک کی تعمیر و ترقی اور حکومتوں
کے قیام میں عظیم الشان کارنامے انجام دیئے لیکن آج اُن کے آثار و نشانات کا بھی پتہ نہیں
چلتا لیکن حضرت خواجہ عالی کی مساعی مسعود سے تبلیغ و اشاعت کا جو چراغ روشن ہوا تھا۔ اس
کی تابانیوں میں برصغیر پاک و ہند کا چپہ چپہ جگمگا رہا ہے۔ یہ آپ ہی کے ورد و مسعود کی
برکت تھی کہ کفرزار ہند کا یہ دور اسلامی ہند کے نام سے مشہور ہوا۔ تاریخ اسلامیان ہند میں

آپ کی ذات گرامی ایک منارہٴ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس سے ہمیشہ اور ہر دور میں نشان منزل کا کام لیا جائے گا۔

حضرت خواجہ عالی برصغیر پاک و ہند میں اسلام اور مسلمانوں کی سرگزشت کا ایک روشن باب ہیں۔ ہر مؤرخ نے ان کی دینی و اصلاحی خدمات کا اعتراف کیا ہے اور آئندہ بھی جب کبھی برصغیر کی دینی علمی، معاشرتی، معاشی، اور سیاسی تاریخ لکھی جائے گی۔ مؤرخ انہیں خراج عقیدت پیش کرنے پر مجبور ہوگا۔

حضور خواجہ غریب نواز اجمیر پر حکمرانی کے لیے نہیں آئے تھے بلکہ ظلمت کدہ ہند میں توحید کی شمع روشن کرانے آئے تھے۔ ہند سے برہمنوں کو حق و صداقت کی راہ دکھانے

سو منات کے پجاریوں کو کعبہ کی شان دکھانے.....

پتھر کی مورتیوں کے آگے سر جھکانے والوں کو.....

ایک معبودِ حقیقی کے آگے جھکانے اور رام رام چپنے والوں کو شمع

مصطفوی علیہ السلام کا نام بتانے آئے تھے.....

اور اس شان سے آئے نہ کوئی فوج تھی.....

نہ لشکر نہ کوئی تلوار تھی نہ کوئی خنجر نہ کوئی طاہری قوت تھی.....

نہ کوئی طاقت مگردل میں شمع توحید کی روشنی تھی

اور آنکھوں میں نورِ مصطفیٰ علیہ السلام تھا.....

”پھر آہستہ آہستہ کفرستان ہند میں اسلام کی تبلیغ ہونے لگی اور حضور شہنشاہ ہند

حضور خواجہ غریب نواز کے چشمہٴ ولایت سے ہند کی برسوں سے اُڑی ہوئی کھیتیاں حق

و صداقت کے آب حیات سے سرسبز ہونے لگیں اور بت خانہ ہند میں شمع توحید کی صدائیں

گو نخبے لگیں اور سومات کے پجاریوں کے سیاہ دلوں میں نورِ عشق جگمگانے لگا اور مندروں میں مورتیوں کے آگے سر جھکانے والے ایک معبود حقیقی کے آگے سر بسجود ہونے لگے۔

شہنشاہِ اجمیر سرکارِ خولجہ غریب نواز نے اپنے روحانی، کمالات، اور فقر، درویشی کے زورِ عشق کی قوتِ رشد و ہدایت کی غیر فانی طاقت کے ذریعہ اس کفرستانِ ہند میں اسلام کا ڈنکا بجایا اور ظلمتِ کدہ کفر و شرک میں توحید اور عشق کا نور پھیلایا اور نوے لاکھ سے زیادہ انسانوں کے قلوب کو منور کیا۔

یہ سب کچھ اسی لیے ہوا کہ آپ عشقِ الہی میں ایسے سرمست و سرشار تھے کہ اپنی ہستی کا پتہ ہی نہ تھا تسلیم و رضا، توکل و قناعت، امید و بیم، محبت و اخوت، خلوص و خدمت و خلق، فقر و فاقہ، ایثار و استقامت آپ کا شعار تھا۔

آپ عشقِ الہی کے اسیر تھے.....

دین کے نصیر و روشن ضمیر تھے بے کسوں کے دستگیر تھے.....

پیرِ کامل تھے، آپ دُرِ بیش بہا اور بے نظیر اور امیرِ شریعت تھے.....

جو یائے حقیقت تھے، صاحبِ ہدایت، شمعِ شبستانِ معرفت تھے.....

چراغِ ولایت تھے، علومِ ظاہر و باطن میں کامل تھے

اور مخلوق سے بے نیاز.....

آپ اہلِ صفا تھے، ولیِ خدا تھے، عالمِ باعمل

اور صاحبِ جود و سخا تھے.....

آپ کی زندگی رموزِ طریقت کا دَیْنِ تھی، حقیقت و معرفت کا آئینہ تھی

وصولِ الٰہی اللہ کا زینہ اور معرفتِ الہیہ کا سرچشمہ تھی.....

”رحمت کائنات۔ فخر موجودات، حضور پُر نور، سید الاولین والآخرین، حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی بارگاہِ عرشِ پناہ سے حضور خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری شہشاہِ ہندالوی غریب نواز کوشہنشاہِ عجم کے منسب عالی اور ہندالوی کے خطابِ دنواز سے سرفراز فرمایا گیا اور بلا تفریقِ مذہب و ملت تمام خواہدیدہ بختوں کو بختیار کرنے اور ان کے مردہ قلوب کو انوارِ الہی اور الطافِ ربانی سے حیاتِ نو عطا کرنے اور رشد و ہدایت سے بہرور اور فیضِ یاب کرنے کے لیے مامور فرمایا۔

حضور غریب نواز شہنشاہِ ہندالوی ایسی رحمت بن کر آئے جس سے لاکھوں مردہ دل انسانوں کو حیاتِ نو نصیب ہوئی اور بے شمار مخلوق کو صحتِ جسمانی اور قوتِ روحانی عطا ہوئی اور تمام ممالک میں خیر و برکت کی تیز اور خوشگوار ہوائیں چلنے لگیں۔

مدت سے عشق کے ڈسے ہوئے العطش العطش پکارنے والے تشنہ لب جوقِ در جوق آکر اس چشمہٴ آبِ حیات سے پیاس بجھانے لگے اور صدیوں کے سیاہ دل اور کور باطن اپنے اپنے دامن کو داغِ عصیاں سے صاف کرنے لگے۔

خواجہ غریب نواز سرکار نے ایسا کرم کیا جس سے لاکھوں کی بگڑی بنی اور ہزاروں پریشانِ حال اور درماندہ انسانوں کو راحتِ قلبی اور حیاتِ ابدی نصیب ہوئی۔

خلق می گوید کی می کند کار مسیح

من می گویم کہ می کند کار خدا

ترجمہ: لوگ کہتے ہیں حضور غریب نواز بیماروں کو شفا دینے محتاجوں کو غنی کرنے اندھوں کو بینائی دینے کوڑھ اور پھلہری والوں کو درست کرنے میں حضرت عیسیٰ کی طرح کام کرتے ہیں لیکن میں تو یوں کہتا ہوں کہ وہ تو خدا کا کام کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی عطا

کردہ طاقتوں سے وہ مخلوق کا بھلا کرتے ہیں۔

میرے غریب نواز کا خوانِ کرم ایسا وسیع ہوا جس سے شاہ و گدا، امیر و غریب، مقیم و مسافر، عالم و جاہل، آزاد و غلام، مرد و زن، سبھی سیر شکم اور بہرہ ور ہوئے میرے خواجہ غریب نواز کے خوانِ کرم میں نہ آج تک کمی ہوئی ہے نہ محشر تک کبھی ہوگی

میرے خواجہ غریب نواز سرکار نے بڑا کرم کیا اور مردہ دل انسانوں کے قلوب میں اس رؤف الرحیم مالک و خالق کی الفت و محبت اور سوز و گداز کی کچھ ایسی آگ سی لگا دی جو نہ کبھی بجھی نہ سرد پڑی۔

وہی آبلے ہیں وہی جلن کوئی سوز دل میں کمی نہیں
جولگا کے آگ گئے ہو تم وہ لگی ہوئی ہے بجھی نہیں
تیری یاد ایسی با وفا پس مرگ بھی نہ ہوئی جدا
تیری یاد میں ہم ہی مٹ گئے تیری یاد دل سے مٹی نہیں

حضور غریب نواز سرکار نے ایسا درد دیا جو لازوال ہے اور ایسا ذوق دیا جو لا جواب ہے اور ایسا کرم کیا ہے جو سدا بہار ہے روز و شب اور صبح و شام تیری یاد میں کٹے ہیں جسم و جان اور قلب و جگر تیرے درد میں تڑپے ہیں۔

دل ز شوق تو خون ست ندانم چوں ست
در دل شوق جمالت زیبا بروں ست
در دل شوق تو ہر روز فزوں می گردی
دل شوریدہ من ہیں چہ روز افزوں ست

ترجہ: حضور غریب نواز سرکار آپ کے غلبہ شوق میں میرا دل خون ہو رہا ہے اور

میں نہیں جانتا کہ اس میں کیا بھید ہے اور حضور کے جمال جہاں آرا کی دید کا شوق میرے دل میں حد بیان سے باہر ہے اور آپ کی دید کا شوق میرے دل میں بڑھتا جا رہا ہے حضور خود ہی ملاحظہ فرمائیے کہ میرے دل کی پریشانی کس قدر بڑھتی جا رہی ہے۔

خواہم کہ ہمیشہ در رضاء تو زیم
خاکے شوم و زیر پائے تو زیم
مقصود من خستہ زکونیں توئی
از بہر تو میرم در ہوائے تو زیم

ترجمہ: میں چاہتا ہوں کہ ہمیشہ آپ کی رضا کے مطابق زندگی بسر کروں اور میں چاہتا ہوں میں خاک بن جاؤں اور حضور عالی کے مبارک قدموں کے نیچے میری زندگی بسر ہوتی رہے دونوں جہاں میں خستہ و پریشان حال کا مقصود و مطلوب حضور انور کی ذات گرامی ہے میں یہی چاہتا ہوں کہ میں آپ کی محبت میں مروں اور آپ کی محبت اور آپ کی طلب میں زندہ رہوں۔

حضور غریب نواز سرکار آپ ایسی رحمت بن کر آئے جو تا قیام قیامت سدا بہار پھولوں کی طرح اہل جہاں کے دل و دماغ اور روح و رواں کو ہمیشہ معطر فرحاں اور شاداں رکھے گی اور آپ ایسی رشد و ہدایت بن کر آئے جس سے تمام نوع انسانی تادور قیامت راہ یاب اور فیض یاب ہوتی رہے گی۔

بہار عالم حسنش دل و جاں تازہ می دارد
برنگ اصحاب صورت را بہ بوار باب معنی را

ترجمہ: حضور کے حسن و جمال کی بہار اصحاب ظاہر و اصحاب باطن دونوں کے دل

وجان کو پر کیف زندگی سے بہرہ ور کر رہی ہے۔ اصحابِ ظاہر کو ظاہری حسن و جمال اور اصحابِ باطن کو معارف و انوار سے حیاتِ جاوید عطا کر رہی ہے۔

حضورِ غریب نواز سرکار کا وجودِ مسعود انوارِ خداوندی کا مرکز.....

اسرارِ الہی کا مخزن، فیوضِ سرمدی کا معدن، علم و حلم کا منبع، جود و سخا کا مبداء.....

رافت و شفقت کا مصدر، صبر و رضا کا پیکر، حسن و جمال کا مظہر.....

جان و دل اور قلب و روح کی راحت، قول و فعل کی صداقت.....

حضور و غیاب، قرب و بُعد میں یکساں اور لطف و کرم، فضل و احسان میں اپنی مثال

آپ ہیں۔

حضورِ خواجہ خواجگان حضرت معین الدین اجمیری غریب نواز ہندالولی کے فیوض و برکات تا ابد قائم و دائم اور تا دور قیامت جاری و ساری ہیں۔

حضورِ غریب نواز کا آفتابِ ولایت اہل جہاں کے لیے ہر سمت ضیا پاشی اور نور افشانی کر رہا ہے آپ کا دریائے فیض پر جوش اور معجزن ہے۔ تشنہ لب ہر طرف سے آکر اس چشمہ سے بقدر ظرف فیض یاب اور سیراب ہو رہے ہیں۔

ایک طرف عشاق، اولیاء کرام، صوفیاء عظام، صاحبانِ علم و عرفان آپ کے در کی خاک کو چوم کر قلب و روح کو جلا بخش کر عروج حاصل کر رہے ہیں آج بھی آپ کی شانِ غریب نواز کار فرما ہے۔

آپ کی محبت پھولوں کی طرح پھیلی ہوئی ہے صاحبِ دل اور اہل نظر آپ کے حسنِ باطن اور عشقِ حقیقی کے تصرفات سے آج بھی فیض یاب ہو رہے ہیں۔

دوسری طرف بڑے بڑے بادشاہوں نے آپ کی عظمت و جلالت کے سامنے

سر تسلیم خم کیا ہے اور اولوالعزم شاہان زمانہ نے آپ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر آپ کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا مسلم بادشاہوں سے لے کر غیر مسلم بادشاہوں تک اور برطانیہ کے فرماں رواؤں تک سب نے حضرت خواجہ سرکار کی عظمت خداداد کے آگے عقیدتوں کا خراج دے کر ان کے ساتھ اپنی محبت و وفاداری کا ثبوت دیا۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہوالموجود

”سرکار خواجہ عثمان ہارونی“

کے پیارے

خواجہ خواجگان سید العابدین، امام العارفین، تاج العاشقین، برہان الواصلین، قطب المشائخ

”حضرت خواجہ معین الحق والدین حسن سنجرى چشتی“

عطائے رسول نائب رسول فی الہند، ہندالوی المعروف خواجہ غریب نواز سرکار نے

”سرکار بابا فرید الدین مسعود گنج شکر“

کے مرشد گرامی اور اپنے خلیفہ اعظم و اکبر

”حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سرکار“

کی طرف مکتوب تحریر فرمایا۔



کلمہ طیبہ کی حقیقت

واضح رہنا چاہیے کہ توحید کے چند نکات اور ہدایت کے رموز و اسرار سرور کائنات
فخر موجودات باعث تخلیق کائنات حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام سے ناچیز کو فیض روحانی کے
ذریعے عطا ہوئے ہیں جن پر مجھے مکمل طور پر اعتماد اور اعتقاد ہے ان پر پورے دھیان اور
انہماک سے توجہ کیجئے۔

ایک روز حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ، حضرت سیدنا عثمان غنیؓ، حضرت سیدنا علیؓ
شیر خدا، حضرت سیدنا امام حسنؓ، حضرت سیدنا امام حسینؓ، حضرت سیدنا ابو ہریرہؓ، حضرت
سیدنا انس بن مالکؓ، حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت سیدنا خالد بن ولیدؓ، حضرت
سیدنا بلالؓ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دربار رسالت علیہ السلام میں حاضر تھے۔
رحمت عالم سرور دو عالم نور مجسم شافع اُمم رسول اکرم علیہ السلام حقیقت کے رموز
و اسرار معرفت کے حقائق و دقائق بیان فرما رہے تھے۔ اس اثنا میں حضرت عمر فاروقؓ
مقدس محفل میں حاضر ہوئے۔ حضور پُر نور علیہ السلام نے حضرت عمر فاروقؓ کو دیکھتے ہیں اپنی
زبان سے فرمایا کہ اب خاموشی اختیار کرو۔ بعض صحابہ کرامؓ اجمعین کو تعجب ہوا اور ان کے دل
میں خیال گزرا کہ شاید سرکار دو عالم سید المرسلین شفیع المذنبین رسول اکرم علیہ السلام حضرت
عمر فاروقؓ کو یہ رموز اسرار اور حقائق و معارف بتانے سے گریز فرما رہے ہیں۔ حضرت
صدیق اکبرؓ حضرت عمر فاروقؓ اور دوسرے صحابہ کرامؓ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا۔ یا
رسول اللہ علیہ السلام یہ کیا ماجرا ہے کہ آپ علیہ السلام نے حقائق و معارف دوسرے تمام صحابہ

کرامؑ کے سامنے بیان فرمائے ہیں لیکن حضرت عمر فاروقؓ سے آپ ﷺ نے چھپائے ہیں۔

رحمت دو عالم فخر آدم و بنی آدم نور مجسم حضور نبی اکرم ﷺ نے تمام صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا میں نے باطنی اسرار و رموز کو حضرت عمر فاروقؓ سے پنہاں نہیں رکھا بلکہ بات یوں ہے کہ شیر خوار بچے کو مرغن غذا حلوہ اور گوشت وغیرہ اور دوسری ثقیل غذائیں کھلائی جائیں تو اس کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں لیکن جب بچہ سن بلوغت کو پہنچ جاتا ہے تو کھانے پینے کی کوئی چیز اسے ضرر نہیں پہنچا سکتی۔

رحمت دو جہاں شافع روز جزا بادشاہ ہر دوسرا مولائے کل ختم الرسل رسول اکرم ﷺ حضرت عمر فاروقؓ کی باطنی استعداد اور قابلیت کے مطابق ان سے دوسرے اسرار و رموز معرفت بیان فرمانے لگے۔

حضور پر نور ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ کو منازل جبروت و لاہوت کے حقائق و دقائق سے آگاہ فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا..... اے عمرؓ.....

”من عرف الله لا يقول الله ومن يقول الله ما عرف الله“

”جس شخص کو عرفان حاصل ہو جاتا ہے اس کو زبان سے اللہ اللہ کہنے کی ضرورت نہیں رہتی اور جو زبان سے اللہ اللہ کہتا ہے جان لو کہ ابھی اس کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں ہوئی۔“

حضرت عمر فاروقؓ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیسی معرفت ہے۔ کہ بندہ اپنے مالک (اللہ تعالیٰ) کا نام ہی نہ لے اور اس کی یاد ترک کر دے۔

حضور پر نور ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد ہے.....

”و هو معكم اينما كنتم“

ترجمہ..... ”جہاں کہیں تم ہو وہیں اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے۔“
 پس اے عمر جو شخص ہر وقت تمہارے ساتھ ہو اور کسی وقت بھی نظر سے پوشیدہ نہ ہو
 اس کی یاد کیونکر ضروری ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ کہاں ہے۔
 فخر دو عالم سید ابراہیم احمد مختار مدنی تاجدار سید عرب و عجم علیہ السلام نے جواباً ارشاد فرمایا..... کہ
 ”اللہ بندہ کے دل میں ہے“ حضرت عمر فاروقؓ نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا..... اے اللہ
 کے حبیب علیہ السلام بندے کا دل کہاں ہے..... سرورِ عالم رہبرِ اعظم قرار بے قرار اس فخر
 جہاں وجہ تخلیق کون و مکان علیہ السلام نے فرمایا..... ”انسان کے قالب میں لیکن یہ واضح رہے
 کہ دل کی دو قسمیں ہیں۔“

قسم اول مجازی قسم دوم حقیقی

اے عمر! دل نہ دائیں جانب نہ بائیں طرف نہ دور ہے نہ نزدیک ہے نہ اوپر کی
 طرف نہ نیچے کی جانب لیکن حقیقی دل کی پہچان کوئی آسان کام نہیں ہے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ
 کے مقرب بندوں کا حصہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی حضوری میں ہر وقت مستغرق رہتے ہیں کیونکہ
 مومن کامل کا دل حقیقت میں عرش ہوتا ہے۔ حضور پر نور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے

”قلب المؤمن عرش اللہ“

ترجمہ..... ”مومن کا دل اللہ کا عرش ہے“

حدیث دل اگر گویم بصد دفتر نمی گنجد

کمال وصف دل ہرگز بہ بحر و بر نمی گنجد

اگر میں دل کی بات کہوں تو سینکڑوں دفاتروں میں نہیں سما سکتی..... دل کے

اوصاف کے کمالات خشکی اور تری میں ہرگز نہیں سما سکتے۔

بیا اے طالب صادق بحال خویش خوش بنگر
کہ او در عالمے آمد کہ پائے سر نمی گنجد
اے طالب صادق اپنے حال کو اچھی طرح سے دیکھ کہ وہ ایسے جہاں میں آیا ہے
کہ جس میں اس کا سراپا نہیں سما سکتا۔
صاحب دل کا یہ مرتبہ ہے.....

دل چو جنید می جنباند عرش را
عرش را دل فرش سازد زیر پاء
دل عرش کو جنید کی طرح حرکت میں لے آتا ہے۔ دل عرش کو اپنے پاؤں کے نیچے
فرش بنالیتا ہے۔

تو نمی دانی کہ صاحب دل عظیم
عرش را عزت بود از دل سلیم
تو صاحب دل کی عظمت کو نہیں جانتا کہ درست دل سے عرش کو عزت ملتی ہے۔
یہ قرب و حضور مرشد کامل کی صحبت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔
کامل لوگ اور طالبان سوال و جواب نہیں کیا کرتے بلکہ وہ خاموش اور باادب
رہتے ہیں۔ حضور رحمت و دو عالم نور مجسم رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا.....

”قلب المؤمن حاضرة من ذكر الخفى فهو اى مقام ذكر الخفى فهو ميت“
ترجمہ..... مومن کے دل میں ذکر خفی ہمہ وقت موجود رہتا ہے اور اسے دائمی زندگی
حاصل ہوتی ہے اور مسلمان کا دل خفی سے غافل ہوتا ہے۔ اس لیے حقیقت میں مردہ شمار ہوتا

ہے۔

دل کہ از اسرار خدا غافل است
دل نباید گفت کہ مشغول است

ترجمہ..... جو دل اللہ کے اسرار (بہیدوں) سے غافل ہوتا ہے۔ وہ دل کھلانے کا مستحق نہیں ہے وہ ایک مشغول خاک ہے۔

پھر حضرت عمر فاروقؓ نے سوال کیا۔

یا رسول اللہ ﷺ مومن اور مسلمان میں کیا فرق ہے۔

سرکارِ دو عالم فخرِ دو عالم رحمتِ دو عالم جانِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا.....

”مومن عارف باللہ ہوتا ہے عارف میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ خاموشی اور غمگینی کی حالت میں رہتا ہے اور مسلمان زاہد اور خشک ہوتا ہے۔

اس کے بعد سرکارِ دو عالم فخرِ موجودات فخرِ بنی آدم رہبرِ اعظم نورِ مجسم نبی اکرم

ﷺ نے ارشاد فرمایا.....

”ليس المومنون يجتمعون في المساجد ويقولون لا اله الا الله“

ترجمہ..... مومن وہ نہیں جو مسجد میں جمع ہوتے ہیں اور زبانی طور پر ”لا الہ الا اللہ“

کہتے ہیں۔

اے عمرؓ..... ایسے کلمہ کہنے والے کوچہ حقیقت سے بے خبر اور بے بہرہ ہوتے

ہیں۔ یہ مومن نہیں بلکہ منافق ہیں کیونکہ زبان سے ”لا الہ الا اللہ“ کا اقرار کرتے ہیں لیکن

کلمہ کا معنی (مفہوم) نہیں جانتے۔ وہ اس سے بالکل بے بہرہ ہیں کہ کلمہ کا اصل مقصد کیا

ہے۔ یعنی ”لا الہ الا اللہ“ پڑھ لیتے ہیں لیکن اس بات کا علم نہیں رکھتے کہ نیست یعنی نفی کا

مفہوم کیا ہے اور ہستی یعنی اثبات کیا ہے۔ ایسا بطور شک کلمہ کہنا شرک ہے اور شک و شرک عین کفر ہے ایسا کلمہ پڑھنے والے کافر ہیں کیونکہ وہ اس بات سے بے خبر ہیں کہ کلمہ میں کس کی نفی مراد ہے اور کس کا اثبات۔

حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کی..... اے اللہ کے حبیب ﷺ پھر کلمہ طیبہ کا اصل مطلب کیا ہے۔

حضور پُر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کلمہ طیبہ کے معانی یہ ہیں.....
 اللہ وحدہ لا شریک لہ کے سوائے کائنات میں کوئی موجود نہیں۔ سرکارِ دو عالم رحمتِ دو عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے مظہر ہیں۔
 پس طالبِ خدا کو چاہیے کہ اپنے دل میں غیر اللہ کا خیال تک نہ آنے دے۔
 اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے.....

”فاینما تو لو فثم وجه الله“

جس طرف دیکھو اسی طرف اللہ تعالیٰ کا ظہور

ہے۔

اے عمرؓ جب سالک اپنی تمام صفات کو معدوم خیال کرے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہی موجود سمجھے۔ اس حال میں وہ سالک مرتبہ کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ اس مقام پر سالک کی حالت سید عالم شفیع معظم حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ.....

”من عرف ربہ، فقد کل لسانہ، وقطع ارجلہ“

کا صحیح مصداق بن جاتی ہے۔

ترجمہ..... یعنی جس کو اپنے رب کا عرفان (یعنی پہچان) حاصل ہو جاتا ہے وہ

گوہگا اور لنگڑا ہو جاتا ہے۔

اسم اللہ ذوق بخشد با وصال
بے زبان گوید سخن بس قیل و قال
اللہ کا نام ذکر و وصال کا ذوق و شوق بخشتا ہے۔ زبان کے بغیر اور قیل و قال کے
بغیر بات کرتا ہے۔

خلاصہ کلام.....

مقصد یہ ہے کہ عارف کامل پر اطمینان اور خاموشی کی حالت وارد ہو جاتی ہے
کیونکہ آہ زاری بے تابی اور بے چینی کی حالت عارف کامل پر اس وقت تک طاری رہتی ہے
جب تک طالب کو مطلوب کا وصال نہ ہو جائے۔ جب طالب کو مطلوب مل جائے۔ یہ ایک
ضروری بات ہے جو آہ و فغاں بے چین اور اضطراب کی حالت اس پر مسلط ہوتی ہے۔ ان
تمام کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے بجائے آہ زاری بے چینی اور بے قراری کے اسے سکون اطمینان
اور دل جمعی حاصل ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عارف کامل صحیح معنوں میں شہنشاہ ہو جاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ
کے سوا نہ کسی سے امید ہوتی ہے نہ کسی کا ڈر..... انہیں لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

”لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون“

ان (اولیاء اللہ) پر نہ کسی کا خوف ہے نہ کسی قسم کا غم۔

عارف کامل کی حالت اللہ کی یاد میں ہی بسر ہو جاتی ہے۔

اے عمرؓ..... یقین سے جان لو۔

جب تک سالک غیر اللہ کا وجود اپنے دل سے نہیں نکال دیتا۔ تب تک منزل عرفان کے راستے پر ایک قدم بھی نہیں رکھ سکتا۔ نہ ہی عارف کامل بن سکتا ہے۔ کیونکہ یاد بھی ایک قسم کی دوئی ہے اور عارفوں کے نزدیک دوئی عین کفر ہے۔

جب تک طالب اس مقام تک نہ پہنچے۔ اس وقت تک سچا موحد نہیں بن سکتا اپنے موحد ہونے کے دعویٰ میں سراسر جھوٹا ہے۔



نماز کی حقیقت

نماز حقیقی کیا ہے.....

رحمت اللعالمین سید المرسلین سرکارِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے نماز حقیقی کے بارے میں ارشاد فرمایا..... اے عمرؓ

”لا صلوة الا بحضور القلب“

وہ کوئی نماز نہیں جو حضور قلب کے ساتھ ادا نہ کی جائے۔

نماز کی قسمیں.....

حضور پُر نور ﷺ نے فرمایا کہ..... نماز کی دو قسمیں ہیں۔

ایک نماز علماء ظاہری فقہاء اور خشک زاہدوں کی ہے۔ جس کی حد صرف قول اور فعل تک ہے۔

اس نماز سے اللہ تعالیٰ کا وصال نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے اس کی رسائی بھی عالم ملکوت نفسانی تک محدود رہتی ہے۔

دوسری انبیائے کرام اولیائے عظام اور خلفائے ذوالاحترام کی ہے۔ جو حضور قلب سے ادا کی جاتی ہے اس کا ثمرہ اللہ تعالیٰ کا وصال ہے اور اس کی رسائی عالم جبروت تک ہوتی ہے۔

اے عمرؓ..... نماز حقیقی درحقیقت یہی نماز رحمانی ہے ورنہ عام لوگ جو نماز ظاہری طور پر حضور قلب کے بغیر ادا کرتے ہیں یہ نفسانی نماز ہے، رحمانی نہیں ہے۔

دانا نے سبل ختم الرسل مولائے کل حضرت رسول اکرم علیہ السلام کا فرمان ہے.....

”من صلی صلوٰۃ طویلۃ فی المسجد وزین البدن بالعمامتہ فی

ناظر الخلائق وما کان فی قلبہ من عجز فهو محبوب ولا صلوٰۃ ولا وصال“

ترجمہ..... جس نے مسجد میں طویل نماز پڑھی اور بدن کو لوگوں کی نگاہوں میں عمامہ کے ساتھ آراستہ کیا مگر اس کے دل میں انکساری اور عاجزی پیدا نہ ہوئی پس وہ حجاب میں ہے اور نہ اس کی نماز ہے نہ وصال۔

خلاصہ کلام.....

ظاہر پرست علماء اور ریاکار صوفیاء خوب جبہ و دستار باندھ کر ظاہری شان و شوکت ٹھٹھا باٹھ بنا کر محض ریاکاری کی نماز پڑھتے ہیں ان کے نفس تکبر، غرور اور خود پسندی میں مبتلا ہیں اور انتہائی ذلت اور گمراہی کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں ان کی نماز کیا حقیقت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ نفس کے غلام ہیں اور نفسانی آدمی اصل میں شیطان انسانی روپ میں ہوتا ہے۔ یہ مسلمہ بات ہے کہ شیطان کافر اور گمراہ ہے اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ ایسے لوگ حقیقت میں کافر اور گمراہ ہیں۔

انہیں چاہیے کہ کسی مرشد کامل کی صحبت میں رہ کر اپنے دل کو نفسانی تکبر و غرور اور خود پسندی کے خس و خاشاک سے پاک اور صاف کریں اور دل کو اللہ تعالیٰ کی معرفت سے معمور اور آباد بنائیں تاکہ صحیح معنوں میں انسان بن جائیں۔

ضلالت اور گمراہی سے نکل کر سیدھے راستے پر آجائیں اس وقت اُن کی نماز حقیقی نماز ہوگی اور یہی نماز بارگاہ رب العزت میں شرف قبولیت حاصل کرے گی۔ خوش نصیبی سے ایسا حقیقی نمازی ہزاروں میں سے کوئی ایک بھی میسر آجائے تو اس کی صحبت اور خدمت اکسیر اور کیمیاء سے کئی درجے بہتر اور مفید ہے۔

یہ گمراہ درحقیقت بتوں کے پجاری ہیں۔ تعجب یہ ہے کہ وہ اپنی بُت پرستی پر بڑا ناز اور فخر کرتے ہیں اور وہ لوگ بھی عجیب قسم کے کور باطن اور عجب نادان ہیں جو ایسے ریاکاروں کو نمازی سمجھتے ہیں ایسی بے حقیقت نماز سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

رحمت دو جہاں حضور پُر نور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے..... کہ

”الانبياء والاولياء يصلون في قلوبهم دأئمون“

انبیائے عظام اور اولیائے کرام ہمیشہ حضور قلب سے نماز پڑھتے ہیں۔ یہ صاحب مرتبہ لوگ حقیقی نماز ادا کرتے ہیں۔

حضور رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے..... کہ

”الانبياء والاولياء حبس الحواس وعدد الانفاس“

انبیاء کرام اور اولیائے عظام کی نماز درحقیقت ایسی نماز ہوتی ہے جب وہ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں بلکہ ہر وقت ان کے حواس خمسہ غیر اللہ سے بند ہو جاتے ہیں اور ان کا ایک ایک سانس اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزرتا ہے۔ وہ اپنے ایک ایک سانس کا خیال اور شمار

رکھتے ہیں کہ کہیں غفلت میں نہ گزر جائے۔ یہی لوگ درحقیقت نمازی ہیں۔

اے عمرؓ..... نماز حقیقی ہی نماز رحمانی ہے۔

اس نماز سے اللہ رب العزت کا وصال ہوتا ہے۔ اے عمرؓ..... انبیاء عظام اور

اولیائے کرام ہمیشہ ذکر خفی میں رہتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے..... کہ

”ذکر اللسان لقلقلۃ و ذکر القلب وسوسۃ و ذکر الروح مشاہدۃ

و ذکر الخفی دائماً“

ترجمہ..... زبان کا ذکر لقلقلہ ہے اور دل کا ذکر وسوسہ ہے۔ رُوح کا ذکر مشاہدہ

الہی ہے اور ذکر خفی ہمیشہ ہوا کرتا ہے۔

اے عمرؓ..... ذکر خفی اور حقیقی نماز ترک وجود ہے۔ عابدوں اور زاہدوں کی نماز کا

انحصار رکوع و سجود پر ہے۔

نماز زاہداں سجدہ سجود است

نماز عاشقوں ترک وجود است

زاہدوں کی نماز سجود ہے۔ عاشقوں کی نماز اپنے وجود کو ترک کرنا ہے۔ یعنی اللہ

تعالیٰ کے سوا کسی کو موجود نہ خیال کرنا اور غیر اللہ کا وجود دل سے نکال دینا۔



روزہ کی حقیقت

روزہ کی تعریف

اے عمرؓ..... روزہ کی حقیقی تعریف یہ ہے کہ انسان اپنے دل کو تمام دینی اور دنیوی خواہشوں سے پاک اور صاف رکھے۔ کیونکہ دینی خواہشات اور تمنائیں (مثلاً بہشت، حور و غلمان وغیرہ) عبد اور مبعود کے درمیان حجاب (رکاوٹ) ہے۔ ان کے ہوتے ہوئے بندہ اپنے مبعودِ حقیقی کا وصال نہیں کر سکتا اور دنیا کی خواہشات (مثلاً حب جاہ و مال) وغیرہ سراسر شرک ہے۔

روزہ کے لیے فاسد امور.....

غیر اللہ کے فکر و خیال میں محور ہنا، قیامت کا خوف، جنت کی خواہش اور فکر آخرت یہ سب حقیقی روزہ کو توڑ ڈالنے والی چیزیں ہیں۔ حقیقی روزہ تب درست اور صحیح رہ سکتا ہے جب کہ انسان اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز اپنے دل سے بھلا دے۔ یعنی غیر اللہ کا اسے مطلق علم نہ رہے اور ہر قسم کی تمنائیں، خواہشیں اور امیدیں اور ہر طرح کا خوف اور ڈر اپنے دل سے نکال دے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے.....

”رغبتم عما دون الله“

ترجمہ..... اللہ تعالیٰ کے علاوہ مجھے کسی چیز کا دیدار مطلوب نہیں ہے۔

حقیقی روزہ کا افطار صرف اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

شافع روز جزا بادشہ ہر دوسرا حضور رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا..... کہ

اے عمرؓ..... ”صوموا برویتہ وافطروا برویتہ“

حقیقی روزہ کی ابتداء بھی اللہ تعالیٰ کے دیدار سے ہوتی ہے اور انتہا بھی اللہ تعالیٰ کے دیدار پر ہوگی۔

اے عمرؓ..... حقیقی روزہ کی ابتداء (سحری) اور انتہا (افطار) اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے یعنی یہ معلوم ہونا چاہیے کہ حقیقی روزہ کس چیز سے رکھا جاتا ہے اور کس شے پر افطار کیا جاتا ہے۔

حقیقی روزہ کی ابتداء اور انتہاء.....

یاد رہنا چاہیے کہ حقیقی روزہ کی ابتداء یہ ہے کہ انسان درجہ بدرجہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لے اور اس کی انتہا یعنی افطار یہ ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو۔

حضور رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا..... کہ

”للصائم فرحتان فرحة عند الافطار وفرحة عند لقاء ربه“

ترجمہ..... روزہ رکھنے والے کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت دوسری اللہ رب العزت کے دیدار کے وقت۔

اے عمرؓ..... عوام کے روزے میں پہلے روزہ ہے اور بعد میں افطار۔ لیکن جو حقیقی روزے میں اول افطار ہے اور آخر میں روزہ۔ دیکھو مجذوب سالک جو کہ خدا رسیدہ ہیں۔ وہ ہمیشہ روزہ دار ہوتے ہیں کسی وقت بھی ان کا افطار نہیں ہوتا کیونکہ حقیقی روزہ کے لیے افطار شرط نہیں لیکن افطار کے لیے روزہ شرط ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کے لیے یہ

شرط نہیں کہ کبھی روزہ رکھو اور افطار کرو۔ وہ ہمیشہ صائم (روزہ دار) رہتے ہیں۔

اے عمرؓ..... تمام لوگ روزہ رکھتے ہیں جس میں کھانے پینے اور جماع سے پرہیز کرنا پڑتا ہے۔ یہ روزہ حقیقی نہیں بلکہ روزہ مجازی ہے۔ مجاز کے یہ معنی ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے اسرار حاصل نہیں ہوئے۔ وہ ظاہری زیب و زینت میں مبتلا ہیں اور حقیقت سے بے خبر ہیں۔

اس مجازی روزے میں غیر اللہ کا ترک نہیں ہوتا۔ تمام نفسانی اور انسانی خطرات اس میں حائل ہوتے رہتے ہیں۔ ایسے روزہ رکھنے والوں کے قول و فعل سراسر غیر اللہ ہیں ایسا روزہ یعنی مجازی ہرگز حقیقی اور رحمانی نہیں ہو سکتا۔ اس ظاہری اور مجازی روزہ سے اس کے علاوہ اور کیا فائدہ ہو سکتا ہے کہ انسان روزہ رکھ کر غریبوں اور مسکینوں کی بھوک اور پیاس کا احساس کر سکے۔ ناداروں اور مفلسوں کی مدد کر سکے۔ اس کے علاوہ اس ظاہری روزے سے اور کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

شاہِ دو راں قرارِ بے قراراں انیس بیکیاں راحتِ قلب و جاں حضورِ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا..... کہ

”من لا شیخ له لا دین و من لا دین له لا عرفان له من لا عرفان له لا

حزب له و من لا حزب له لا انس له و من لا انس له لا مولیٰ له“

ترجمہ..... بے مرشد بے دین ہوتا ہے اور بے دین اللہ تعالیٰ کی معرفت سے بے بہرہ ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی معرفت سے بے بہرہ ہوتا ہے اس کا کسی صحیح گروہ (جماعت) سے واسطہ نہیں ہوتا اور جس کا صحیح گروہ (جماعت) سے تعلق نہیں ہوتا۔ اس کا کوئی مونس و غم خوار نہیں ہوتا اور جس کا کوئی مونس و غم خوار نہیں ہوتا اس کا کوئی دوست نہیں

ہوتا۔

حضور پُر نور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے..... کہ

”ان اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری“

ترجمہ..... بیشک میرے دوست میری قبا کے نیچے ہیں، ان کو میرے سوا کوئی پہچان نہیں سکتا۔

شہوت پرست.....

اے عمرؓ..... سالکان غیر مجذوب کامل مرشد کی صحبت کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں کر سکتے اور باطنی اصلاح کے بغیر عالم جبروت تک ان کی رسائی ممکن نہیں۔ وہ عالم ناسوت اور عالم ملکوت میں بھٹکتے رہتے ہیں یہ لوگ شہوت کے پجاری اور شہرت کے طالب ہیں۔

اسرار الہی سے بے خبر.....

اے عمرؓ..... جو علماء اور فقہاء اور سالکین غیر مجذوب ہیں۔ اگر انہوں نے کامل مرشد کے فیض صحبت سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ وہ اسرار الہی سے سراسر بے بہرہ ہیں۔ یہ لوگ دنیا کی زیب و زینت و آرائش و بناوٹ اور نفسانی خواہشات کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں۔

اگرچہ وہ جبہ و دستار اور صوفیائے کرام کے لباس میں ملبوس ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں ان کی اندرونی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ دنیوی لالچ حرص و ہوا اور نفسانی خواہشات میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کا مقصد اس فقیرانہ لباس سے خدا پرستی نہیں ہوتی۔

بلکہ وہ سراسر ظاہری شان و شوکت اور جاہ و منزلت کے طالب ہوتے ہیں۔ ان کا

کلمہ، نماز اور روزہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ جو شخص محقق سالکوں کی جماعت میں داخل ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت میں کمال درجے تک رسائی حاصل کر لے۔ اس کے لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی ہستی اور خودی کو یکسر مٹا دے۔ جو لوگ اپنی خودی کو نہیں مٹاتے خواہ وہ صوفیاء کے لباس میں ملبوس ہوں وہ معرفت الہی کی منزل میں قدم نہیں رکھ سکتے۔ انسان منزل عرفان پر اس وقت پہنچ سکتا ہے۔ جب وہ اپنی خودی اور ہستی کو یکسر بھلا دے اور محض ذات الہی کا ہمہ وقت طالب رہے۔



صلی اللہ علیک یا نور اللہ

و علیٰ الک واصحابک یا محبوب اللہ



زکوٰۃ کی حقیقت

فرضیت زکوٰۃ کا عجیب و غریب راز

اے عمرؓ..... غور سے سنئے.....

شریعت مطہرہ کی رُو سے دوسو دینار میں سے پانچ دینار زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے اور اہل طریقت کے نزدیک دوسو دینار میں سے پانچ دینار اپنے پاس رکھنے چاہئیں۔ باقی تمام بطور زکوٰۃ ادا کرنے ضروری ہیں۔

واضح رہے زکوٰۃ آزاد پر فرض ہے غلام پر فرض نہیں۔ جب تک بندہ نفس کی غلامی سے رہائی نہ پائے۔ اس وقت تک آزاد لوگوں کے گروہ میں داخل نہیں ہو سکتا اور جب آزاد ہی نہ ہو تو اس پر زکوٰۃ کیسے فرض ہو سکتی ہے۔ بندہ نفس کو سب سے پہلے نفس کی غلامی سے آزادی حاصل کرنی چاہیے تاکہ وہ حقیقی زکوٰۃ ادا کرنے کے قابل ہو جائے۔ نیز زکوٰۃ بالغ اور عاقل پر فرض ہے دیوانہ اور نابالغ پر فرض نہیں ہے۔ پس جس شخص پر غفلت اور نفسانیت کا شیطان سوار ہو اور وہ ہر وقت اس کے بچہ میں گرفتار ہو عارفان خدا کے نزدیک وہ عاقل اور بالغ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ ایک نابالغ شیر خوار بچے کی طرح ہے اور اہل معرفت کے نزدیک وہ معدوم تصور کیا جاتا ہے۔ اس پر حقیقی زکوٰۃ کیسے فرض ہو سکتی ہے۔ پس سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ بندہ نفس نفسانیت کی بے شعوری سے رہائی حاصل کر لے تاکہ وہ معرفت ربانی کی آزادی اور عقل و سمجھ سے سرفراز ہو کر حقیقی زکوٰۃ ادا کرنے کے قابل بن جائے۔

ظاہری زکوٰۃ کے فائدے

ظاہری زکوٰۃ جواز روئے شریعت دنیا کے مال پر فرض ہے اس میں صرف حکمت یہ ہے کہ امیر لوگ زکوٰۃ کے بہانے غرباء اور مساکین کی مدد کر سکیں اور غریب اور مسکین لوگ اپنے کھانے پینے کا انتظام آسانی سے کر سکیں۔

ربوبیت کا راز

اے عمرؓ..... عارفان خدا کے علاوہ گنج حقیقی کی کسی کو خبر نہیں۔ گنج حقیقی درحقیقت اللہ رب العزت کا راز ہے اور اہل معرفت کے دل اس راز الہی کے خزانے سے معمور ہوتے ہیں۔ ان اہل معرفت پر فرض ہے کہ وہ حقیقی خزانہ میں سے اللہ تعالیٰ کے رازوں کی زکوٰۃ گمراہوں اور بے سمجھ لوگوں کو عنایت فرمائیں اور گمراہی کے میدان میں بھٹکے ہوئے لوگوں کی رہنمائی فرمائیں کیونکہ حق دار کو اس کا حق دینا عین زکوٰۃ ہے۔



صلی اللہ علیک یا نور اللہ

وعلیٰ الک واصحابک یا محبوب اللہ



حج کی حقیقت

اے عمرؓ..... یقین سے جان لیجئے..... کہ

خانہ کعبہ انسان کا دل ہے۔

رحمت عالمؐ نور مجسم حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا..... کہ

”قلب الانسان بیت الرحمن“

انسان کا دل رحمن کا گھر ہے۔

حضور رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے..... کہ

”قلب المؤمن عرش اللہ تعالیٰ“

مومن کا دل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔

اس لیے کعبہ کا حج کرنا چاہیے۔

قلب از نور وحدت گشت پیدا

نہ از مادر پدر باشد ہویدا

نہ از باد ونہ آتش آب و خاکی

قلب نوریت قدرت شدز پاکی

انسانی دل وحدت کے نور سے پیدا ہوا ہے۔ یہ کسی ماں باپ سے پیدا نہیں ہوا۔

وہ نہ ہوا ہے نہ آگ ہے۔ نہ پانی ہے نہ مٹی ہے۔ دل قدرت کا نور ہے اس لیے یہ پاک

ہے۔ اس لیے دل کعبہ سے افضل اور اشرف ہے۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است
 از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
 دل پر قابو پانا حج اکبر کے برابر ہے۔ سو ہزار کعبوں سے ایک دل بہتر ہے۔
 حضرت عمر فاروقؓ نے بارگاہ نبوت میں عرض کی..... یا رسول اللہ ﷺ کعبہ
 دل کا حج کیسے کرنا چاہیے۔

رحمت عالم سرکارِ دو عالم حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا..... کہ
 انسان کا وجود ایک چار دیواری کی مانند ہے۔ اگر اس چار دیواری میں سے شک و
 وہم اور غیر اللہ کا پردہ دور کر دیا جائے تو دل کے آنگن میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ نظر آئے گا۔ حج
 کعبہ کا یہی مقصد ہے۔

دل کعبہ اعظم است بکن خالی از بتاں
 بیت المقدس است مکن جائے دیگران
 دل بہت بڑا کعبہ ہے۔ اس کو بتوں سے خالی کر یہ پاک گھر ہے اس کو کسی اور کا
 ٹھکانہ نہ بنا۔

نیز ایسا حقیقی حج کرنے کا مقصد یہ ہی ہے کہ انسان اپنی خودی اور ہستی اس طرح
 مٹا دے کہ ہستی کا ذرہ بھر بھی باقی نہ رہے۔ یہاں تک کہ ظاہر و باطن پاک ہو جائے اور دل
 اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہو جائے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کیا..... یا رسول اللہ ﷺ اپنی ہستی کو کیسے
 فنا حاصل ہو سکتی ہے؟

حضور سید عالم فخرِ دو عالم رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا..... کہ محبوب حقیقی

یعنی اللہ تعالیٰ پر عاشق ہونے سے جو شخص اللہ تعالیٰ کا عاشق ہو گیا۔ وہ فنا فی اللہ ہو گیا اور جو فنا فی اللہ ہو گیا وہ ذات حق کا مظہر ہو گیا۔

پھر حضرت عمر فاروقؓ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا..... یا رسول اللہ ﷺ دل کو بیت اللہ اور عرش الہی کیسے قرار دیا ہے؟ حضور پر نور ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے..... کہ

”و فی انفسکم افلا تبصرون“

میں تمہارے اندر ہوں پھر تم کیوں مجھے نہیں دیکھتے۔

اے عمرؓ..... رہنے کی جگہ کو گھر کہتے ہیں کیونکہ اللہ رب العزت دل میں رہتا ہے لہذا دل بیت اللہ اور عرش الہی قرار پایا۔

حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کیا..... یا رسول اللہ ﷺ اس مٹی کے پتے میں بولنے والا سننے والا جاننے والا اور دیکھنے والا کون ہے اور کیسا ہے؟

حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا..... کہ وہی (خدا) بولنے والا وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

(حضرت عمر فاروقؓ نے پوچھا)

ذات خاص حضرت چه باشد

پیغمبر خدا علیہ السلام نے فرمایا.....

”انا احمد بلا ميم“

حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کعبہ دل کا حج کون ادا کرتا

حضور رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا..... خود اللہ تعالیٰ۔

جب بندہ نفس کی غلامی کا پردہ دور کر دیتا ہے اور عبد و مبعود یعنی بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں رہتا تو وہ اللہ جل شانہ کی صفات سے متصف ہو جاتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات سما جاتی ہے اللہ تعالیٰ کا بندے کے دل میں سمانا ہی کعبہ دل کا حج ہے حضرت عمر فاروقؓ نے پھر بارگاہ رسالت میں عرض کیا..... یا رسول اللہ ﷺ جب سب کچھ اسی ذات پاک کا ظہور ہے تو پھر یہ رہنمائی کس کو اور کیونکر ہے۔

رحمت دو عالم سرکار دو عالم حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا..... وہ خود میں رہنما ہے اور خود اپنی ہی رہنمائی کرتا ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کیا..... کہ یا رسول اللہ ﷺ پھر یہ قسم قسم طرح طرح کے نقش و نگار کیوں ہیں۔

حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا..... کہ

رہنمائی کی مثال سوداگری جیسی ہے کہ جس چیز کا کوئی گاہک ہو۔ سوداگر اس کو وہی چیز دیتا ہے۔ گندم کے خریدار کو ہرگز جو نہیں دیئے جاتے اور نہ ہی جو کے خریدار کو گندم دی جاتی ہے۔

انبیائے کرامؑ کی بے نظیر مثال

اے عمرؓ..... انبیائے کرامؑ کی مثال ایسی ہے۔

جس طرح طبیب مریض کی طبیعت اور مرض کے مطابق دوا دیتا ہے اور اسی موافق طبع دوا کے اس مریض کو شفاء حاصل ہوتی ہے اسی طرح انبیاء کرامؑ بھی روحانی، ایمانداروں کو ان کی باطنی استعداد اور روحانی مرض کے مطابق دوائے معرفت عنایت

فرماتے ہیں۔ بدیں سبب مریض روحانی شفا کے کلی پا کر عرفان الہی سے مالا مال ہو جاتا ہے اور عارف باللہ کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔

ساکان طریقت کی تقسیم

اے عمرؓ..... ساکان طریقت مختلف گروہوں میں تقسیم کے جاسکتے ہیں ان گروہوں میں مراتب اور استعداد کے لحاظ سے زمین و آسمان کا فرق ہے۔

پہلا گروہ.....

پہلا گروہ عام مسلمانوں کا ہے۔ انہیں ارباب ظاہر کہا جاتا ہے یہ لوگ راہ شریعت پر چلنے والے ہیں۔ عشق الہی کی چار سیڑھیوں میں پہلی سیڑھی پر اہل شریعت گامزن ہوتے ہیں لیکن اگر اسی سیڑھی پر رہیں اور معرفت الہی کی اگلی سیڑھی پر چلنے کی کوشش نہ کریں یہاں تک کہ ان کی عمر ختم ہو جائے تو یہ لوگ دین و دنیا سے محروم ظاہر پرست ہو کر مر جاتے ہیں۔ یہ گروہ اہل شریعت کہلاتا ہے۔

دوسرا گروہ.....

دوسرا گروہ وہ عوام الخاص کا ہے۔ ان لوگوں میں دونوں پہلو پائے جاتے ہیں۔ عوام کا بھی اور خاص کا بھی۔ یہ گروہ روحانیت کی طرف متوجہ تو ہوتا ہے لیکن چونکہ یہ لوگ اسرار و رموزِ باطنی سے بے خبر ہوتے ہیں۔ کبھی دنیا کے طالب ہوتے ہیں کبھی دین کے طالب۔ لہذا ان کی باطنی آنکھیں نورِ باطنی سے کما حقہ روشن نہیں ہوتیں۔ اس گروہ کو اہل طریقت کہتے ہیں۔

تیسرا گروہ.....

خاص الخاص کا گروہ ہے انہیں اہل معرفت کہتے ہیں۔

اے عمرؓ..... ہدایت و رہنمائی طالب کی استعداد قابلیت اور جنس کے مطابق ہوا کرتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسرار و رموز کی نعمت عظمیٰ نا اہل عوام الناس کو نہیں دی جاتی کیونکہ ان کو ایسی نعمت دے دینا اس نعمت کی ناقدر شناسی ہے۔ نیز چونکہ وہ اس نعمت سے متحمل نہیں ہو سکتے۔ لہذا ان کے گمراہ ہونے کا اندیشہ ہے۔

پھر حضرت عمر فاروقؓ نے دریافت کیا..... کہ ذاتِ رحمان کیا ہے اور دوسری اشیاء کیا ہیں؟

سرکارِ دو عالم رحمتِ دو عالم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا..... کہ تمام اشیاء اللہ تعالیٰ کا مظہر ہیں۔ حقیقت میں سب ایک ہیں۔ ظہور کی صفات الگ الگ ہیں جیسا کہ مطلب ایک ہوتا ہے اور اسے مختلف عبارات میں ادا کیا جاتا ہے اس طرح ذات صرف ایک ہی ہے اس کے مظاہر مختلف ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے.....

”ان الله على كل شئ محيط“

بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر محیط ہے۔

لیکن انسان کو دوسری تمام مخلوق پر شرف اور بزرگی حاصل ہے۔

”ان الله خلق ادم على صورته“

یقیناً اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔

حضرت عمر فاروقؓ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا..... یا رسول اللہ ﷺ

جب انسان اشرف المخلوقات قرار پایا تو پھر اس میں خاص و عام اور کافر مسلمان ہونے کا کیا سبب ہے۔

حضور پُر نور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا..... کہ

”فضلنا بعضهم على بعض“

ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

نیز پھر ارشاد فرمایا..... کہ

”كل نفس ذائقة الموت“

ہر جان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے

موت درحقیقت اس حدیث کے مصداق ہونی چاہیے۔

”الموت جسر يوصل الحبيب الى الحبيب“

یعنی موت ایک پُل ہے۔ جس کو طالب مولیٰ عبور کر کے واصل حق ہو جاتا ہے۔

اے عمر..... پانچ بنائے اسلام کی حقیقت جو مومن ہونے کا مقام ہے، تفصیل

سے بیان کر دی گئی ہے۔ فی الحال تمہارے لیے کافی ہیں جب تو اس سے آگے انتہائے کمال

کی طرف بڑھنا چاہے گا تو جمیع صفات اور اسرار خود تمہارے اندر موجود ہیں۔ کیونکہ.....

”من عرف نفسه فقد عرف ربه“

جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

اے محرم راز قطب الدین یہ نکات پوشیدہ اور مخفی راز تھے۔ جو حضور سرکارِ دو عالم

رحمتِ دو عالم فخرِ موجودات رسول اکرم علیہ السلام نے اپنے خلیفہ اور محرم راز حضرت عمر فاروقؓ

کو تعلیم فرمائے تھے۔ تم کو تحریر کر دیئے ہیں۔ امید ہے کہ تم ان نکات پر اعتماد اور اعتبار کرو

گے۔ ہمیں کج فہم یعنی علمائے ظاہر سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ ان کا علاج اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا

ہے۔ کیونکہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہے یعنی ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کا قبضہ ہے۔

”لا تتحرك ذرة الا باذن الله“

اللہ رب العزت کے حکم کے بغیر کوئی چیز حرکت نہیں کر سکتی یہی ہر مسلمان کا عقیدہ
اور اسی پر ایمان ہے۔

.....☆.....

اللہ	محمد	چار	یار
حاجی	خواجہ	قطب	فرید

.....☆.....

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ
وَعَلَى الْاِلكَ وَاصْحَابِكَ يَا مَحْبُوْبَ اللّٰهِ

☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿مقام غور﴾

اے پیارے دوست! حکیم مطلق نے روز ازل میں جسم انسانی کی مشین یعنی بانسری بنائی اور اس کو کل پرزوں سے درست کر کے اس میں عظیم الشان طلسم قائم کر کے اپنی روح یعنی آوازا پھونک بھردی چنانچہ حکیم مطلق نے ملائکہ کو حکم فرمایا (ترجمہ)..... یعنی جب میں اس کو ٹھیک بنا چکوں یعنی جسم انسانی کی طلسمی مشین کو اور پھونکوں اس میں اپنی روح تو تم گر پڑو اس کے آگے سجدہ میں یعنی میری اس حیرت انگیز کار سازی اور حکمت عملی کو دیکھ کر کہ بنایا کچھ اور کر دکھایا کچھ فوراً ہی سجدہ کرنا۔

پھر اس مشین کو کوک چڑھا کر عالم ناسوت میں بھیج دیا اور یہاں آتے ہی وہی بولی بولنے لگا جو حکیم مطلق نے اس میں بھردی تھی اگر اس مشین کو کھول کر دیکھو بجز گوشت و پوست خون و استخوان وغیرہ کے اور کچھ بھی نہیں پاؤ گے بانسری کی طرح پیٹ خالی ہے۔

اے پیارے دوست! اب تم خود ہی غور کر کے فیصلہ کر سکتے ہو کہ یہ آواز کس کی ہے اور جسم میں جان کس کی ہے روح کیا شے ہے اور یہ گفت و شنید کون کرتا ہے اور یہ اسی طلسم ساز کبیر الشان کی طلسم سازی ہے کہ اس ننھے سے جسم انسانی میں عالم کبیر کہ جس کی نہ ابتداء ہے نہ انتہاء پھر کر عقولِ ملائکہ کو چکر میں ڈال دیا اور وہ پکار اُٹھے (ترجمہ)..... اے پروردگار ہم کو کوئی علم نہیں تو ہی علم جاننے والا ہے وار دہوا ہے۔

اے پیارے دوست! وہ کونسا علم ہے کہ جس کی عالم ملکوت کو ہوا بھی نہیں لگی وہ علم یہی ہے کہ پہلے مٹی کی مورت بنائی اور جب نقشہ ازلی کے موافق یہ طلسم خاکی تیار ہو گیا تو اس منقش اور مزین پٹلے کے دل میں اپنی روح پھونک دی اور آنکھ بچا کر تخت شاہی پر خود ہی

جلوہ فرمایا اور شاہ نشین کے عین جھروکوں میں سے ملائکہ کو حکم ہوا (ترجمہ)..... گر پڑو اس کے آگے سجدہ میں کہ دراصل وہ میں ہی ہوں۔

مظہر جلالیت..... (نفس شیطان ہے) اس میں گن یہ ہیں.....

بغض، حسد، حرص، حسرت، ہوا، گمان، خود نمائی، خود پسندی، وغیرہ کو ہستی موہومہ کہتے ہیں (ترجمہ)..... یعنی نفسوں کو مجاہدوں اور مخالفتوں کی تلوار سے قتل کرو (ترجمہ)..... جس نے اپنے نفس کو قتل کیا اس کا خون بہا میں ہوں۔

مظہر جمالیات..... (نفس رحمن ہے) اس کے گن یہ ہیں

حی، علیم، قدیر، مرید، سمیع، بصیر، کلیم..... وغیرہ کو ہستی مطلق کہتے ہیں۔
ہستی مطلق اور ہستی موہومہ یہ دونوں دریا وجود انسانی میں جاری ہیں اور ان میں ایک برزخ ہے جس کی شان میں فرمایا ”مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا یبغیان“ وارد ہوا ہے وہ صرف ہستی مطلق ہے اور ہستی موہومہ ایک برزخ ہے یعنی حجاب ہے جس وقت وجود انسانی میں جلوہ نمائی ہستی مطلق کی ہو جائے تو ہستی موہومہ محو ہو جاتی ہے اگر جلوہ نمائی ہستی موہومہ کی ہو جائے تو ہستی مطلق محو رہتی ہے افسوس صد افسوس

اسے ہم نے بہت ڈھونڈا نہ پایا

اگر پایا تو کھوج اپنا نہ پایا



جب تک ہے بندگی اور خدائی کا حجاب

بندے کو بھلا کہیں خدا ملتا ہے

اے پیارے دوست! یہ حجاب ہستی موہومہ بڑا حجاب ہے اس حجاب نے بہت ہی

لوگوں ہلاک و تباہ و برباد کر دیا کہیں کا نہیں چھوڑا یہ حجاب سوائے تعلیم پیر و مرشد کے رفع نہیں ہو سکتا..... حدیث شریف میں آیا ہے ”قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ“ یعنی مومنین کا دل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے..... آیت قرآنی ”الرحمن علی العرش استوی“ یعنی خدا تعالیٰ عرش پر استوی ہے جب مومن کا دل عرش ٹھہرا تو ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ بندے کے دل پر استوی ہے۔

اے پیارے دوست! دل میں سوچ اور اپنے نفس میں فکر کر کہ تُو کون ہے، اور کیا تھا، کیا صورت پائی، تیری اصل کیا ہے، ہوش و گوش سے سُن کہ تیری اصل ذات کیا ہے اول منزل میں حقیقت محمدی ﷺ نام پایا، دوسری میں حقیقت انسانی، تیسری میں روح، پھر مثال، پھر تیرے رہنے کو جسم کثیف ملاتا کہ تُو اپنی اصل کو بھول جائے اس جسم کثیف نے اپنی کثافت کا اثر ڈالا اس اثر صحبت نے تجھ کو اپنے ساتھ شامل کر لیا، اور تو کہنے لگا کہ میرا جسم ہے، میں جسم ہوں، میں فلاں کا باپ ہوں، میں فلاں کا بیٹا ہوں، میں بھوکا ہوں، میں پیاسہ ہوں، میں ننگا ہوں، میں اندھا ہوں، میں لنگڑا ہوں، میں عاجز ہوں۔

اے پیارے دوست! نہ تو جسم ہے، نہ تیرا جسم ہے، نہ تُو کسی کا باپ ہے، نہ تُو کسی کا بیٹا ہے، نہ بھوکا ہے، نہ پیاسہ ہے، نہ ننگا ہے، نہ لنگڑا ہے، نہ عاجز ہے، غرض جو کچھ ہے ان صفات سے موصوف ہے یہ جسم ہی جسم ہے، باپ ہے تو جسم، بیٹا ہے تو جسم، مرشد ہے تو جسم، طالب ہے تو جسم، عاشق ہے تو جسم، معشوق ہے تو جسم کل عیب جسم میں ہیں تجھ میں کوئی عیب نہیں تُو روح پاک ہے، تُو خلیفۃ اللہ ہے، یہ جسم ایک اعتباری و خیالی لباس ہے، جب تُو نے ہزاروں ایسے لباس بدل ڈالے، تو ایک دن اس کو بھی اتار دے گا، اس کے ہونے سے تیرا کس طرح نہ پہلے حرج و نقصان تھا نہ پھر ہوگا تو جیسا تھا ویسا ہی رہے گا، بلکہ

اسکے ساتھ محبت کرنے سے پستی میں رہے گا اور ہمیشہ بتلائے غم والم رہے گا۔

پس اس سے محبت کا رشتہ توڑ، اور اس کی الفت سے منہ موڑ، تاکہ عذاب چھوٹ جائے اور اپنے اصلی وطن میں پہنچ کر آرام پائے۔ ارشاد گرامی جناب سرور کائنات ﷺ ”حب الوطنی من الایمان“ یعنی اصلی وطن سے محبت کرنا ایمان کی نشانی ہے، اس لیے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ تُو اپنے اندر فکر کر جو چیز تجھ کو مطلوب ہے اپنے من میں طلب کرو اپنے ہی اندر پائے گا کوئی چیز تجھ سے باہر نہیں یعنی تیرا مرض تیرے اندر ہے تو نہیں جانتا وہ بھی تیرے ہی پاس ہے تو نہیں دیکھتا، اور تُو گمان کرتا ہے، کہ میں چھوٹا سا جسم ہوں اور حقیقت میں تیرے اندر ایک عالم اکبر لپٹا ہوا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان میں عالم اکسیر مندرج ہے یعنی تُو وہ ”اُم الکتاب“ ہے اور علم کتاب کا تیرے اندر ہے۔

ڈرتا ہوں میں زبان سے نکالوں جو نام دل اللہ و بس کہوں میں اور ہوں غلام دل
تشبیہ و تنزیہ تو ہے آنکھوں کے سامنے پر طے کیا کسی نہ صبح و شام دل
دریا نیل میں غوطہ لگایا ہزار بار لیکن نہ کہہ سکا میں حال تمام دل
اس عالم وجود میں بس دل ہے محترم غافل سے بندھ سکا نہ مگر احترام دل
غافل خدا سے مرتے ہیں جنت کی عیش پر کیسے رسائی نفس کی ہو در مقام دل
اے پیارے دوست! اگر طالب صادق بصدق و اخلاص کیساتھ اور جہالت سے

نکل کر شغل ہمہ اوست میں مشغول ہو جائے وہ خود ہمہ اوست ہو جاتا ہے، اور لطافت ذاتی سے رُوح جس شے کے مقابل ہوتی ہے اس کی رنگت رُوح میں نمایاں ہوتی ہے اگر جہل سے متصل ہے تو صورت مجہول رُوح کی ہے۔ اگر علم سے رُوبرو ہے تو خوئے علم اس میں عیاں ہوتی ہے۔ اگر ذاتِ لامحدود کے سامنے ہے تو جمیع فروعات و صفات کو چھوڑ کر ذاتِ

لامحدود ہو جاتی ہے۔ اس وقت ایسی لذت حاصل ہوتی ہے کہ تمام لذات کو نین اس کے سامنے بیچ ہیں۔ پس سالک کو لازم ہے کہ اپنی رُوح کی حقیقت سے آگاہ ہو کر بخود لذت یاب ہو اور معنی۔ ”ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن“ اس کے سینے میں آفتاب سے زیادہ چمکیں..... اے پیارے دوست! جس نے حسب ہدایت پیرو مرشد کوشش و ریاضت کے ذریعے تحقیق تمیز باطل کر کے اپنے نفس کو پہچان لیا وہ حق سے واصل ہو گیا اور جس کو خود شناسی حاصل نہیں ہوئی وہ چاہے ہفت اقلیم کا بادشاہ ہو یا صاحبِ کرامت ہو تو مرتبہ پستی میں تباہ ہے۔ اے پیارے دوست! عارفانِ حق فرماتے ہیں کہ جب تک دل بکلی ماسوا سے خالی نہیں ہے تمام عبادت داخل شرک و نفاق ہے۔ کہ روزہ رکھنا کام مریضوں کا ہے، نماز ادا کرنا کام ضعیفوں اور بیکاروں کا ہے، مسافرت کام سودا گروں کا ہے، اور حج کرنا کام کرنا حاجیوں کا ہے، اور جہاز کی طرح پانی سے گزر جانا کام کھیلوں کا ہے، راہِ خشکی طے کرنا کام کتوں کا ہے، اور لنگر خانے جاری کرنا کام باورچیوں کا ہے، اور زرقند دینا کام بادشاہوں اور صرافوں کا ہے، اور مریدوں کو جمع کرنا کام خود ستائیوں کا ہے، اور زہد کرنا کام خود نماؤں کا ہے، و مسجدیں خانقاہیں بت خانے بنوانا کام بازاریوں کا ہے، اور نفی اثبات کام آہن گر کا ہے، اور اظہارِ کرامت فعلِ جادو گر کا ہے، اور کسی کے حق میں بددعا کرنا کام جلادوں کا ہے، اور دعائے نیک کرنا کام سود خوروں کا ہے، اور خلق کو رجوع کرنا و قدم بوسی کی خواہش کام بتوں کا ہے، اور خطاب قطب حاصل کرنا کام جوان مردوں کا، سوائے تسلیم و رضا جو کام بیان ہوئے ہیں سب مشائخ کے ہیں اور مشائخ ایک چشمہ عمیق ہے کہ ہزاروں سالک اس میں غرق ہو گئے اور پھر باہر نکلنے کی طاقت نہ ہوئی، اور جوانِ مردی کو عادت یہ ہے کہ کار سے بیکار اور مراد سے نامراد اور امید سے ناامید اور خودی سے از خود رفتہ

ہو جائے۔

علم ظاہر سے ترک کر مسعود معرفت حق میں لیک ہے مردود
 دین و دنیا کا ترک کر مقصود تب کھلے تجھ کو ذات لا محدود
 چونکہ مراتب و درجات لذات جہانی محض فانی ہے، اُن کے لیے مشقت اُٹھانی
 سراسر نادانی ہے، وعبادت ماریا غفلت کی نشانی ہے، جو کشف کرامات کا حریص ہے وہ
 درویش و عارف نہیں ہے، وہ مغرور تسخیر قلوب کا طامع ہے، اور طالب کو دنیا و عقبے کی نعمتوں
 پر فریفتہ ہونا مقصود بالذات سے مُنہ موڑنا ہے۔

اے پیارے دوست! بے حق آگاہی بادشاہی بھی جان کی شامت ہے،
 وکرامت شرمندگی ندامت ہے، اور زہد و باریا موجب طعن و ملامت ہے، اور عالم موہوم
 میں بیخود ہو کر اصل خود سے واصل ہونا امن و سلامت ہے، رہروان حق کو حقیقت معرفت
 نعمت ہے۔ سبحان اللہ عجب وہ دلدار ہے، کہ ہر مومنے اس کو گرفتار ہے اور گرفتار کے لیے
 بازار ہے، اور ہر بازار کے لیے خریدار ہے، اور ہر خریدار کے لیے افکار ہے، اور ہر افکار کے
 لیے اسرار ہے، اور جب کہ وہ اصل جمیع فروعات میں موجود ہوا تو اس اصل سے بیشمار
 فروعات کا اظہار ہوا، اور شرک کا بازار گرم ہوا لیکن جو فرع کہ اپنی اصل سے آگاہ و خبردار
 ہے اس کی نظر میں مشرک خطاوار ہے، کیونکہ وہ کیتائی میں استوار ہے۔

اے پیارے دوست! بہت سے رُوزنوں میں عکس اُگلن ہونے سے آفتاب میں
 کثرت نہیں ہوتی ویسے ہی کعبہ و بُت خانہ دو مکان ہیں، اور مکین دونوں میں رہنے سے دو
 نہیں ہیں جب کہ معاملہ رضا پر ٹھہرا تو فرق نیک و بد بجا ہے جو اس کی رضا ہووے زیبا ہے
 اس میں چُون و چرا محض خطا ہے، اس کی گلزار حکمت میں گل و خار تمام بارکار ہیں اور اس کی

وحدت سے تمام کثرت نمودار ہے تو مذاہب کا تعصب محض بے کار ہے۔

اے پیارے دوست! تجھ کو لازم ہے کہ تمام مراتب و لذات جہانی و عذاب و ثواب کفر و ایمان و کعبہ و بُت خانہ و دوزخ و بہشت سب کو یک جا کر کے معرفت کی چکی میں پیس ڈال اور غلبہ عشق میں اُن کی گولیاں بنا کر دریائے وحدت میں پرتاپ کر دے۔

اے پیارے دوست! مطلب طالب حق کا متوجہ ہونا طرف نیستی کے ہے جو کہ سرحد وادی حیرت و مقام تجلّے نور ذات سبحانہ و تعالیٰ کا مرتبہ درجہ ممکنات سے ہے، پس چاہیے کہ خلوت و عزلت و انجمن و اکل و شرب کے معاملات و کل حالات میں اپنی حقیقت اصلی کو نصب العین جانے اور اس کو حاضر و ناظر جانے اور کسی لحظہ اس سے غافل نہ ہو بلکہ تمام اشیائے عالم کو اسی سے قائم یا وہی جانے۔

جو نقش کہ اس تختہ ہستی پہ ہویدا ہے اس نقش کی صورت میں نقاش ہی پیدا ہے قلب کے مرتبہ سے توحید حضوری منکشف ہوتی ہے اور طالب صادق کو پہلے ہی روز ثابت ہو جاتا ہے کہ میری ہستی پہلے کیا تھی اور اب کیا ہے اور اس کے مراقبہ کے تصور سے علم حضرات معرفت توحید میں پہنچ جاتا ہے۔ اور حضور پر نور سرکار سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں داخل ہو جاتا ہے اور زندہ و گزشتہ مومن مسلمان اور اولیاء اللہ کی ارواح سے ملاقات ہوتی ہے اور مراقبہ کے علم حضرات سے نو آسمانوں عرش و کرسی لوح و قلم اور زمین کے ساتوں طبقوں کا تماشا نظر آتا ہے اور پہاڑ کے تلے سنگ پارس کے دریافت کرنے کا تصرف حاصل ہوتا ہے اور قلب کے چار نام ہیں (اول) قلب صنوبری اور رنگ نور زرد ہے (دوم) قلب خلیل روح ہے اور اس کا سُرخ ہے (سوم) قلب گل نیلوفر، نور اس کا سیاہ ہے (چہارم) قلب مدور، نور اس کا سبز ہے۔ محققین کے نزدیک مراقبہ کے معنی ایک

دوسرے کو دیکھنا ہے اور اس توجہ قلبی کو رقیب کے جانب پھیرنا ہے رقیب اسماءِ حسنیٰ میں سے ایک اسمِ الہی ہے اور نتیجہ مراقبہ یہ ہے کہ تصور محبوب میں ایسا غرق ہو کہ پھر کسی طرح کی بھی خبر نہ رہے، عارفانِ حقیقی نے فرمایا ہے کہ مقصود تمام مراقبات کا یہی ہے، جو بیان کیا گیا ہے، اگر طالب صادق کو ان مراقبات سے کچھ تجلیات جلوہ نور ذات حاصل ہوں تو جو کچھ دیکھے وہ اپنے پیرومرشد کے آگے بیان کرے اور کسی غیر شخص یا ہر ایک کے پاس بیان ظاہر نہ کرے ورنہ تجلیات وغیرہ بند ہو جائیگی اور باقی قلب کے تین قسمیں نقشہ میں بیان ہیں۔

”قلوب المؤمنین عرش اللہ تعالیٰ“ ”الرحمن علی العرش استوی“

قلب کے تین حصے ہیں! اوّل گوشت کا لوٹھڑا، دوسرا قالب اور تیسرا قلب ہے جس میں ہر طرح عقلمندی و عشق و محبت کی آگ ہوتی ہے اور قلب کی تین قسمیں ہیں:

اوّل قلب منیب ہے جو عشقِ الہی سے خالی ہوتی ہے اور ہمیشہ طالبِ دنیا رہتا ہے اور دوسرا قلب سلیم ہے یہ عبادتِ ضرور کرتا ہے اور ہمیشہ معرفت سے خالی ہوتا ہے اور ہمیشہ طالبِ عقبیٰ رہتا ہے تیسرا قلب شہید ہے اور یہ عشقِ محبتِ الہی میں محو درمحو اور فنا در فنا ہوتا ہے اور طالبِ مولیٰ کہلاتا ہے اور زندہ دل ہوتا ہے اور ذکرِ الہی کی لذت پاتا ہے ”موتو اقبل انت موتوا“ مرنے سے پہلے مرجاؤ سے واقف ہوتا ہے اور قلب منیب تمام دن لوگوں کے کان پھوٹتا ہے اور اس کی آواز کلب (گتے) کی سی ہوتی ہے اور مردہ دل کہلاتا ہے۔

جب تک قلبِ قالب میں ہے کبھی حاضر ہے کبھی ناظر کبھی قادر ہے کبھی غافل ہے کبھی ذاکر کبھی شاکر ہے کبھی منکر کبھی عالم ہے کبھی جاہل کبھی بغیر اس کے کبھی ساتھ اس کے اور قلب کو قلب کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اُس نے اپنی قدیمی حدیث کا قلب اس طرح مضبوط باندھا ہے کہ اپنی غیرتِ احدیت کی وجہ سے اپنے سوا کسی کو چہرہ نہیں دکھاتا اسی وجہ سے

”لن ترانی“ فرمایا گیا تھا۔

﴿بے نشان کی تلاش مرتبہ احدیت میں﴾

اے پیارے دوست! اوّل میں نے مرتبہ ذاتِ بحت و وجود مطلق پر کہ ہستی محضہ و ہویت مطلقہ ہے ہر چند ادراک فکر و عقل نے اس کی جستجو میں کوشش بلیغ فرمائی لیکن ادراک عقل و فکر اُس کے گنگرہ تقدیس تک پرواز نہ کر سکا اور ذاتِ مطلق کو مطلق بے نام و نشان پایا، اس لیے اس مرتبہ میں نہ کوئی حامد ہے نہ کوئی محمود ہے نہ واصف ہے نہ موصوف نہ عابد ہے نہ معبود نہ ذاکر نہ مذکور نہ طالب ہے نہ مطلوب نہ عاشق ہے نہ معشوق نہ محب ہے نہ محبوب نہ کوئی عارف ہے نہ معروف بلکہ وہ ہستی محضہ ہے اب دریافت کروں تو کس سے کروں یہاں پر تو کسی کا بھی پتہ نہ چلا۔ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ..... ”کان اللہ ولم یکن معہ شیء“ یعنی اللہ تھا اور اس کے ساتھ کوئی شے نہ تھی تو یہاں کس کی حمد و ثناء اور کون حامد و محمود۔ جب میں نے دیکھا کہ دریائے ناپیدا کنار میں تیری حمد و ثناء کی کوئی طاقت نہیں چل سکتی ناچار خوف زدہ ہو کر بہ مجبوری واپس آنا پڑا۔

اے پیارے دوست! پھر میں نے احدیت سے وحدت کی طرف رُخ پھیرا۔

﴿مطلوب کی تلاش مرتبہ وحدت میں﴾

اے پیارے دوست! جب مجھ کو مرتبہ احدیت سے مایوسی ہوئی تو میں نے مرتبہ وحدت کی جانب رجوع کیا کہ اگر وہ مطلوب قلبی یہاں مل جائے تو اُس کے آگے سر جھکاؤں اور عالم میں اس کی خوبی ہائے کمال و جمال کی دھوم مچاؤں تلاش میں سرگرم ہوا، اور دریا تفکر میں غوطہ لگایا۔ پس خوبی قسمت سے حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی دعا کا یہ گوہر

بے بہا ہاتھ میں آیا۔ یعنی جب حضورِ انور علیہ السلام کو شبِ معراج میں جناب باری سے یہ حکم صادر ہوا کہ..... ”واسجد واقترب“ یعنی تُو سجدہ کر اور قریب تر ہو جا۔ تو آپ علیہ السلام نے بحکم سجدہ کیا، اور مرتبہ وحدت میں پہنچے اور اوّل آپ کی نظر تو حید افعالی پر پڑی اور یہ ایک حجاب ہے اور ترقی مانع ہے تو آپ نے رفع حجاب کے لیے عرض کی کہ..... ”اعوذ بعفوک من عقابک“، یعنی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے عفو کی تیرے عذاب سے عفو و عذاب ہر دو فعل ہیں پھر یہاں سے ترقی پا کر آپ کی نظر تو حید صفات پر پہنچی۔

اور یہ دوسرا حجاب ہے تو آپ علیہ السلام نے یہ دعا رفع حجاب کے لیے مانگی کہ..... ”اعوذ برضاک من سختک“ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کی تیرے غصہ سے۔ رضا و غصہ پھر دو صفت ہیں پھر یہاں سے ترقی کر کے تو حید ذاتی میں پہنچے اور ارادہ حمد و ثناء کیا تو وہاں پر عظمت و جبروت اور جاہ و جلال کبریائی دیکھ کر گھبرائے گئے اور فوراً یہی دعا مانگی کہ..... ”اعوذ بک منک لا احصیٰ ثناء علیک کما اثنت علیٰ نفسک“، یعنی میں تیری پناہ مانگتا ہوں تجھ سے میں پوری نہیں کر سکتا تیری حمد و ثناء جیسا کہ تُو خود ہی اپنی حمد و ثناء کرے یعنی اس مرتبہ میں تو خود ہی حامد ہے اور خود ہی محمود۔ پس تُو آپ ہی اپنی حمد و ثناء کر سکتا ہے میری قدرت و مجال نہیں کہ تیری حمد و ثناء کر سکوں معافی کا خواستگار ہوں۔

اب میں نے سوچا کہ اللہ اکبر یہاں بھی تو اسی بحرِ ذخار کی مواجی ہو رہی ہے کہ آنحضرت علیہ السلام تعریفِ الہی میں اپنا عذر و تقصیر بیان فرما رہے ہیں کہ اس مقام پر تو وہ خود ہی حامد ہے اور خود ہی محمود، اور خود ہی واصف ہے اور خود ہی موصوف اور خود ہی ذکر ہے اور خود ہی مذکور اور خود ہی عابد ہے اور خود ہی معبود اور خود ہی طالب ہے اور خود ہی مطلوب اور خود ہی عاشق ہے اور خود معشوق اور خود ہی محبت ہے اور خود ہی محبوب اور خود ہی عارف ہے

اور خود ہی معروف۔ پس جب میں نے غور کیا کہ تیری حمد و ثناء کی بانس بلی اس قلمزم محیط میں کب لگ سکتی ہے۔ اے پیارے دوست! جب کہ اس مرتبہ میں بھی اُس بے نشان کا کچھ سُراغ نہ ملا تو آخر کار مرتبہ واحدیت میں آیا۔



﴿محبوب کی جستجو مرتبہ واحدیت میں﴾

جب مجھ کو یہ ثابت ہو چکا کہ اُس ذاتِ گم گشتہ کا سُراغ لگنا ان دو مراتب مذکورہ بالا میں امر محال ہے تو پھر مرتبہ واحدیت کی جانب کہ وہ مرتبہ انسان ہے مائل ہوا۔ اور اپنے خیال محقق و فکر بلند پر و از حقیقت شناس و عقل کو اطرافِ عالم میں دوڑایا کہ جاؤ اور اس حبیبِ قلبی کا کہیں سے کچھ پتہ لاؤ۔ ایک عرصہ دراز میں کچھ حیرانی و پریشانی کے بعد یہ تینوں صاحب واپس آئے اور بیان کرنا شروع کیا کہ.....

نہیں لگتا تیرے ناقہ کا پتہ اے لیلے
چھان مارے تیرے مجنوں نے بیاباں کتنے



یہاں بیت الصنم خالی وہاں بیت الحرم خالی
پتہ لگتا نہیں اُس کا عرب خالی عجم خالی





اے پیارے دوست! جس قدر تحقیقات سے ثابت ہوا ہے اُس کا اظہار کرنا ضروری ہے کہ یہ کل طلسماتِ خلقیہ جو دیدہ نمود میں آرہا ہے۔ یہ سب حضرت انسان کی ذات و صفات کا نُور و ظہور ہے۔ اس گردش میں جہاں دیکھا انسان ہی کو دیکھا اور انسان ہی کو پایا۔ بجز انسان کے کچھ نظر نہ آیا خالق انسان، مخلوق انسان، رازق انسان، مرزوق انسان، صانع انسان مصنوع انسان، عابد انسان، معبود انسان، عارف انسان، معروف انسان، عاشق انسان، معشوق انسان، محب انسان، محبوب انسان، مرشد انسان، مرید انسان، رسول انسان، مُرسل انسان، جابجا قابض و متصرف انسان۔ ”ونفخت فیہ من رو حی“ انسان کی جان ”وفی انفسکم افلا تبصرون“ انسان کا عنوان ”ونحن اقرب الیہ من حبل الورد“ انسان کی شان ”وہو معکم“ یعنی ”انی معکم اینما کنتم“ یہ کامل معیت کا بیان ہے سب جگہ زمین و آسمان و مافیہا میں انسان ہی کی دھوم دھام ہے اور کل اشیاء پر انسان ہی کا تسلط و قبضہ ہے اور باقی سب مخلوقات طفیلی ہیں جو آپ کو مطلوب ہے وہ انسان ہی میں ہے جمیع اسرار الہیہ انسان ہی میں موجود ہے۔

”ان الله خلق ادم علی صورته“ اے ”جميع صفات جماله و جلاله والا انسان سری و اناسره“ شاہد حال اور محبت یہ صفات الہیہ میں سے بدلیل ”فاحببت“ اول درجہ کی صفت ہے یعنی میں نے اپنی خواہش یا محبت کی میں پہچانا جاؤں سے دوستی سے انسان ظہور میں آیا اور آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ..... تم صفات الہیہ میں غور و فکر کرو نہ ذات میں کہ صفات ذات سے متفق نہیں ہیں اُس ذات سے ذات تک پہنچ جاؤ گے۔ پس انسان اپنی ہی ذات میں غور و تامل کرے تاکہ ”ومن عرف نفسه

فقد عرف ربّه“ کا راز منکشف ہو۔ اکثر علماء محققین ان آیات ’’و صور کم فاحس صور کم‘‘ اور ’’لقد خلقنا الا انسان فی احسن تقویم‘‘ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ کہ انسان فی الحقیقت جمال ظاہری و باطنی رکھتا ہے اور یہ نسخہ جامعہ مجموعہ کاملہ ہے اس میں جمیع موجودات عالم خالق و عالم امر۔ ملکوتی و علوی و سفلی مندرج ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو نسخہ جامع جمیع کمالات ظاہری و باطنی پیدا کیا ہے یہ مجموعہ جامع جمیع علوم و فنون و صنعت وغیرہ کا ہے۔ کوئی علم، کوئی ہنر، کوئی پیشہ، کوئی صنعت اس سے باہر نہیں جو کچھ ہے موجود ہے اسی کی نمود ہے سب چیزیں اس کے اندر موجود ہیں۔ حقیقت میں انسان گنج مخفی کا نمونہ ہے اور خلیفۃ اللہ اس کا خطاب ہے۔ ’’قاب قوسین اودنی‘‘ اس کا مقام ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے ’’وقال علیہ السلام المومن اکرم علی اللہ تعالیٰ من الملائکة‘‘..... مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہے ملائکہ سے۔ حدیث شریف دیگر ’’وقال علیہ السلام المومن افضل من الکعبة‘‘.....

یعنی مومن افضل ہے کعبہ سے۔ اے پیارے دوست! یاد رکھ کہ ایمان کامل موقوف ہے علم معرفت پر جب تک کہ عرفان کامل نہ ہو ایمان کامل نہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک روز صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے فرمایا کہ علم خدائے پاک کا انہوں نے دوبارہ عرض کیا کہ ہم اعمال میں سے پوچھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ علم خدائے پاک کا پھر صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم اعمال میں سے پوچھتے ہیں اور آپ ﷺ علم ارشاد فرماتے ہیں، پھر حضور پر نور ﷺ نے فرمایا کہ علم کے ساتھ تھوڑا سا عمل افضل ہوتا ہے اور جہالت کے ساتھ بہت سا عمل بھی بے سود ہوتا ہے یعنی بغیر معرفتِ الہی کے عمل کارآمد نہیں ہوتا ’’ولیس بمومن ان

تجمعون فی الساجد و یقولون لا اله الا الله رسمی “ یعنی رسمی کلمہ کہنے والے حقیقی کلمہ سے بے خبر ہیں اور مومن نہیں۔ کیونکہ نہ مراد کلمہ سے واقف نہ مقصود سے آگاہ ہیں، پس ایسے کلمہ گو عارفوں کے نزدیک مشرک ہوتے ہیں اسی لیے بجز زبانی تعلقہ کے اور کچھ نہیں جانتے کہ کس کی نفی ہے اور کس کا اثبات اس لیے ثابت ہوا کہ مسلم قالی اور مومن حالی ہے۔

بھیکھا بھوکھا کوئی نہ ہر کی گٹھڑی لعل
گرہ کھول نہ جان دے اس بدھے کنگال



مرتبہ روح

مرتبہ احدیت

مرتبہ مثال

مرتبہ وحدت

مرتبہ جسم

مرتبہ وحدیت

انسان کامل

الصَّلَاةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِينَ

نماز مومن کی معراج ہے (الحديث)

لَا صَلَاةَ إِلَّا بِالْحَضَرِ الْقَلْبِ

نہیں ہوتی نماز بغیر حضورِ قلب کے (الحديث)

ذات حق	—●—	ذات انسان
علم حق	—●—	علم انسان
قلم	—●—	روح انسان
لوح محفوظ	—●—	قلب انسان
عرش	—●—	جسم انسان
کرسی	—●—	نفس انسان

وَالْمَعْرِفَةُ سِرِّيْ

معرفت میرا بھید ہے

طریق ذکر: ذِکْرُ السِّرِّ مُعَانَتُهُ ذِکْرُ سِرِّ مُعَانَتِهِ ہے
عالم لاہوت کی سیر ہے۔ عارفوں کیلئے

مَنْ عَرَفَهُ نَفْسُهُ بِالْعَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ

جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا اس نے اپنے رب کو بقا سے پہچانا

طریق ذکر: ذِکْرُ الْخَفِيِّ

فناہ در فناہ

محو در محو

عالم باہوت کی سیر ہے

هُوَ الْبَاطِنُ

هُوَ الْأَوَّلُ

هُوَ الظَّاهِرُ

هُوَ الْآخِرُ

هُوَ الْمَوْجُودُ

نماز زاهدان سجده سجود است
نماز عاشقان ترک وجود است
(مولانا روم)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ وَعَلَى آلِكَ وَاصْحَابِكَ يَا مَحْبُوبَ اللَّهِ

شجرہ شریف

چشتیہ فریدیہ نظامیہ نوریہ
 خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
 حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم
 حضرت خواجہ حسن بصری
 حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید
 حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض
 حضرت خواجہ ابراہیم بن ادھم
 حضرت خواجہ سدید الدین مرعشی
 حضرت خواجہ ابو ہبیرہ بصری
 حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری
 حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی
 حضرت خواجہ ابو احمد ابدال
 حضرت خواجہ ابو محمد ناصر الدین بن ابو احمد
 حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف
 حضرت خواجہ قطب الدین مودود

- حضرت خواجه محمد شریف ژندنی
- حضرت خواجه عثمان هارونی
- حضرت خواجه سید معین الدین حسن چشتی
- حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکی
- حضرت خواجه فرید الدین گنج شکر
- حضرت خواجه سید محمد نظام الدین اولیاء
- حضرت خواجه محمود نصیر چراغ دہلوی
- حضرت خواجه محمد ساوی ابدال
- حضرت خواجه اختیار الدین شاہ
- حضرت خواجه سالار فاروق شاہ
- حضرت خواجه سرمست باحسن شاہ
- حضرت خواجه اسماعیل شاہ
- حضرت خواجه محمد تاج نگوری
- حضرت خواجه نظام الدین نرنولی
- حضرت خواجه قطب عالم شاہ
- حضرت خواجه محمد فرخ مبارک
- حضرت خواجه محمد عاشق صادق
- حضرت خواجه عبدالباقی شاہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ وَعَلَى آلِكَ وَاصْحَابِكَ يَا مَحْبُوبَ اللَّهِ

شجره شریف

نَفْسِ بْنِ دِيهْ مَجْدِ دِيهْ یُو سَفِیْهْ غَفُورِیْهْ

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت خواجہ ابوبکر صدیق

حضرت خواجہ سلمان فارسی

حضرت خواجہ امام قاسم

حضرت خواجہ امام جعفر صادق

حضرت خواجہ بایزید بسطامی

حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی

حضرت خواجہ طفیل القاسم گورگانی

حضرت خواجہ ابو علی فارمدی

حضرت خواجہ یوسف ابو یعقوب

حضرت خواجہ عبد الخالق

حضرت خواجہ شمس الہدی

حضرت	خواجہ	طفیل	محمد	عارف	
	حضرت	خواجہ	محمود	النجیر	
حضرت	خواجہ	عزیزاں	علی		
	حضرت	خواجہ	محمد	بابا	سماسی
حضرت	خواجہ	سید	امیر	کلاں	
	حضرت	خواجہ	بہاؤ	الدین	نقشبند
حضرت	خواجہ	علاؤ	الدین	عطار	
	حضرت	خواجہ	محمد	یعقوب	
حضرت	خواجہ	عبید	اللہ		
	حضرت	خواجہ	محمد	زاہد	
حضرت	خواجہ	درویش	محمد	امکنگی	
	حضرت	خواجہ	محمد	باقی	باللہ
حضرت	خواجہ	شیخ	احمد	مجدد	الف ثانی
	حضرت	خواجہ	محمد	معصوم	کمال
حضرت	خواجہ	محمد	سیف	الدین	
	حضرت	خواجہ	محمد	عابد	
حضرت	خواجہ	طفیل	محمد	محسن	
	حضرت	خواجہ	سید	نور	محمد

حضرت	خواجہ	منظہر	جان	جاناں	
حضرت	خواجہ	غلام	علی	شاہ	
حضرت	خواجہ	ابو سعید	شاہ	جیون	
حضرت	خواجہ	محمد	محمد	شریف	
حضرت	خواجہ	محمد	محمد	محمود	
حضرت	خواجہ	قادر	بخش		
حضرت	خواجہ	عالم	شاہ	حقانی	
حضرت	خواجہ	قادر	بخش		
حضرت	خواجہ	عبد	الرحیم		
حضرت	خواجہ	کرم	بخش		
حضرت	خواجہ	محمد	خضر		
حضرت	خواجہ	محمد	اسماعیل		
حضرت	خواجہ	علی	محمد		
حضرت	خواجہ	محمد	یوسف		
حضرت	خواجہ	بشیر	احمد		
حضرت	خواجہ	میاں	عبد الغفور	مجددی	یوسفی
حضرت	خواجہ	جاوید	نظامی	خادم	الفقرا

☆☆☆

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ
وَعَلَى الْاَلِكِ وَاصْحَابِكَ يَا مَحْبُوْبَ اللّٰهِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ وَعَلَى آلِكَ وَاصْحَابِكَ يَا مَحْبُوبَ اللَّهِ

شجره شریف

قادریہ نو شاہیہ سچپاریہ قلندریہ

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

حضرت خواجہ حسن بصری

حضرت خواجہ حبیب عجمی

حضرت خواجہ داؤد طائی

حضرت خواجہ معروف کرخی

حضرت خواجہ سری سقطی

حضرت خواجہ جنید بغدادی

حضرت ابو بکر شبلی

حضرت خواجہ عبد العزیز

حضرت خواجہ عبد الواحد

حضرت خواجہ ابو الفضل

حضرت	خواجہ	ابو	الفرح	
حضرت	خواجہ	ابو	النصر	
حضرت	خواجہ	ابو	الحسن	
حضرت	خواجہ	ابو	سعید	
حضرت	خواجہ	عبدالقادر	جیلانی	
حضرت	خواجہ	عبد	الوہاب	
حضرت	خواجہ	ابو	النصر	
حضرت	خواجہ	علی	احمد	شاہ
حضرت	خواجہ	صوفی	سید	
حضرت	خواجہ	شاہ	مسعود	
حضرت	خواجہ	سید	علی	شاہ
حضرت	خواجہ	شاہ	محمود	
حضرت	خواجہ	میراں	شاہ	
حضرت	خواجہ	شمس	الدین	
حضرت	خواجہ	غوث	محمد	
حضرت	خواجہ	شاہ	محمود	
حضرت	خواجہ	شاہ	معروف	
حضرت	خواجہ	سلمان	شاہ	
حضرت	خواجہ	نوشو	پاک	

حضرت	خواجه	محمد	سچیار
حضرت	خواجه	شاہ	بخت جمال
حضرت	خواجه	نور	محمد
حضرت	خواجه	اکبر	شاہ
حضرت	خواجه	خلیل	محمد شاہ
حضرت	خواجه	غلام	رسول
حضرت	خواجه	میاں	نیاز احمد
حضرت	خواجه	میاں	رشید احمد
حضرت	خواجه	جاوید	نظامی خادم الفقراء

☆☆☆

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ
وَعَلَى الْاَئِمَّةِ وَاصْحَابِكَ يَا مَحْبُوْبَ اللّٰهِ

☆☆☆

(منظوم) شجرہ شریف چشتیہ فریدیہ نظامیہ نوریہ

کر مدد یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے
 سن مری فریاد ختم الانبیاء کے واسطے
 مشکلیں حل کر مری مشکل کشا کے واسطے
 بخش مجھ کو خاندانِ چشتیہ کے واسطے
 حضرت خواجہ حسن بصری میری لینا خبر
 نیم بسمل ہوں دکھا صورت خدا کے واسطے
 خواجہ عبدالواحد آؤ کشتہ ہجراں کے پاس
 جاں بلب ہوں آپ کی روئے ضیاء کے واسطے
 حضرت خواجہ فضائل اپنے فضل سے کر عطا
 روئے انور کی زیارت کبریا کے واسطے
 خواجہ ابراہیم اس جانب بھی ہو نظر عطا
 ہوں در عالی پہ میں حاضر لقا کے واسطے
 یاضیفہ مرعشی خواجہ نگاہ لطف سے
 لیجئے میری خبر آکر خدا کے واسطے
 ہوں گدائے در ہسیرہ پیر کے دربار کا
 کچھ تو ہو جائے اشارہ اس گدا کے واسطے

حضرت خواجہ علو ممشاد دے نوری شفیع
 روز محشر ہوں میرے حق سے دعا کے واسطے
 حضرت خواجہ ابو السحاق شامی دستگیر
 بہترین ہیں سب وسائل سے دعا کے واسطے
 حضرت خواجہ ابو احمد کا ہو خدمت گزار
 کیوں پھروں بے فائدہ بال ہما کے واسطے
 خاک پاگل البصر سے ہو محمد پیر کی
 جس کو لیتے ہیں ملائکہ طوطیا کے واسطے
 خواجہ ناصر الدین بو یوسف کی ہوں نصرت نصیب
 نفس سے آمادہ گر ہوں میں دعا کے واسطے
 آتش عشق الہی ہو میرے دل میں لوا
 خواجہ مادود قطب پارسا کے واسطے
 حضرت حاجی شریف زندنی لیجئے میری خبر
 ہوں میں آپ کے در پر دعا کے واسطے
 دور کردے یا خدا دل کی میرے تاریکیاں
 پیر پیراں خواجہ عثمان باحیا کے واسطے
 بے پر بے یار بے انصار میں حیران ہوں
 یا معین الدین مدد کیجیو خدا کے واسطے

مشکلیں حل ہوں میری ازبہر پیر باصفا
 خواجہ قطب الدین الاولیاء کے واسطے
 مجھ غریب زار پر گنجینہ رحمت کھلے
 حضرت بابا فرید بے ریاء کے واسطے
 حضرت سلطان نظام الدین کے درکو چھوڑ کر
 بلخوس ہوں جاؤں گر میں کیمیائے کے واسطے
 معرفت کا تیری یا اللہ روشن ہو چراغ
 شاہ نصیر الدین چراغ دھلوی کے واسطے
 دلِ مرا دنیا کی الفت اور ریا سے پاک ہو
 حضرت ساوی محمد بے ریا کے واسطے
 نفسِ امارہ پہ اپنے مجھ کو ہووے اختیار
 اختیار الدین شاہ باصفا کے واسطے
 قافلہ سالار ہونا آپ میرے حشر میں
 حضرت سالار فاروقی خدا کے واسطے
 یا الہی بادہ عرفاں سے مجھ کو مست کر
 پیر سرمست یا حسن اہل صفا کے واسطے
 خواجہ اسماعیل ہوں میں نیم بسمل نیم جاں
 ذبح کردو یا بچا لو تم خدا کے واسطے

تاج ناگوری ہیں فانون اعلیٰ خواجہ میرے
 آئے جو دنیا میں زہد اتقا کے واسطے
 انتظام ملک دل میرا ہو آئینہ نیک
 نار نولی یا نظام الدین خدا کے واسطے
 پیر میرے سلسلہ کے قطب مشہور جہاں
 دو مجھے جام محبت تم خدا کے واسطے
 فرح سے دل کو میرے معمور کر اے کردگار
 حضرت فرخ مبارک پیشوا کے واسطے
 عشق اپنا دو مجھے عاشق محمد کے طفیل
 صدق صادق دو مجھے شاہ ہدا کے واسطے
 ہوبقائے دائمی مجھ کو عطاءے ذوالجلال
 عبد باقی شاہ ارباب صفا کے واسطے
 ہو صفائی قلب تاریک یہ عصیاں دور ہو
 صوفی عبدالرزاق بے ریا کے واسطے
 ہو تیقن اور اطمینان میرے قلب کو
 قبلہ عالم یقیناً اولیاء کے واسطے
 سید حافظ غلام چشت پیر باصفا
 واسطہ یارب ہو میرے مدعا کے واسطے

خواجہ قادر بخش حافظ واقف راز خفی
 حل کرو عقدا میرا مشکل کشا کے واسطے
 خاتمہ جب ہو تو ہو بالخیر میرا یا خدا
 حافظ عبد اللہ ہے میرے پیشوا کے واسطے
 یا الہی زنگِ نخوت دل سے میرے دور ہو
 فتح علی شاہ پیر میرے مجتبیٰ کے واسطے
 نور الدین ہوں اب مشکلیں آساں میری ہر طرح
 ہو کرم کی اب نظر مجھ پر خدا کے واسطے
 مرشدِ جاوید میری راہنمائی کیجئے
 التجاء میری سنو اب مصطفیٰ کے واسطے

☆☆☆

﴿اعمال خواجگان﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ وَعَلَى الْاَلْكِ وَاَصْحَابِكَ يَا مَحْبُوْبَ اللّٰهِ

☆

سُبُوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبَّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ

☆

يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

☆



يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ



حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ



يَا بَدِيْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ



رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْقُصِرْ



يَا بَاسِطُ الَّذِیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ



سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيْمٍ



قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاسْلُبُوْنِیْ یُحِبِّکُمْ اللهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ
وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ



بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّهُ مَعَ اِسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ
وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ





رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ○ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ○
وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ○
يَفْقَهُوا قَوْلِي ○



صُمُّ بَكْمٌ عُمَى فَهَمْ لَا يَرْجِعُونَ صُمُّ بَكْمٌ عُمَى فَهَمْ لَا يَتَكَلَّمُونَ
صُمُّ بَكْمٌ عُمَى فَهَمْ لَا يَسْمَعُونَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ وَعَلَى الْإِلَهِ وَاصْحَابِكَ يَا مَحْبُوبَ اللَّهِ

